بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, November 11, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا
مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Wednesday, November 11, 1992

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at five of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

(RECITATION FROM THE HOLY QUR'AN)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا
عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا
مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢﴾ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾

ترجمہ: وہی تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے (محمد کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں) سے نہیں ملے اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ۔ وقفہ سوالات ۔ جناب میر عبدالجبار صاحب سوال نمبر 28 ۔

28. ***Mir Abdul Jabbar:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages electrified during 1990-91, indicating also their province-wise breakup ?

Jam Muhammad Yousaf: The reply is as under:—

(i) Number of villages electrified during 1990-91. = 4047 Nos.

(ii) Province-wise breakup is as under :—

NWFP/fata	=	707
Punjab	=	2570
Sindh	=	666
Balochistan	=	104
Total :		4047

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب ضمنی سوال ۔ یہ جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں اگر ان کو ملاحظہ کیا جائے تو پنجاب میں دو ہزار پانچ سو ستر، Frontier میں سات سو سات ۔ اور اس طرح سندھ میں، اس طریقے سے electrification جاری ہے تو کیا متعلقہ وزارت کے وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ پنجاب میں پانچ Area Electricity Boards ہیں جبکہ Frontier میں صرف ایک ہے ۔ سندھ میں ایک ہے ۔ بلوچستان میں ایک ہے ۔ تو اس لحاظ سے جو electrification جاری ہے تو کیا Area Electricity چھوٹے صوبوں میں زیادہ کرنے کی کسی تجویز پر غور کر رہے ہیں ؟

راجہ نادر پرویز خان : جناب والا ! ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ پنجاب میں زیادہ اور Frontier میں کم دیہات Electrification کے لئے دکھائے گئے ہیں ۔ میری گزارش یہ

these are the villages electrified during the year 1991, کہ ہے جناب ! Sir. اس وقت جو Minister for Water and Power فاروق لغاری صاحب، ان کی discretion پر villages electrify ہوتے تھے جناب ! اب ہماری حکومت نے یہ procedure بنایا ہے کہ ہم لوگوں کو کوٹہ دیتے ہیں تین دیہاتوں کا پانچ دیہاتوں کا اور that is, one, according to the criteria وہ villages electrify ہوتے ہیں۔ second thing ان کا سوال تھا کہ Area Electricity Board جو ایک ہے Frontier میں اور پانچ ہیں پنجاب میں۔ ابھی انہیں بڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے حکومت کا۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب! میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا۔ یہ بڑا مشکل ہو جائے گا کہ پورے Frontier صوبے میں جس کی اتنی بڑی لمبائی ہے اور scattered population ہے۔ وہاں پر صرف ایک ہی Area Electricity Board function کرے اور پنجاب میں جہاں لاہور گوجرانوالہ اور فیصل آباد بالکل ساتھ ساتھ نزدیک ہیں وہاں پر جگہ جگہ Area Electricity Boards قائم ہوں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, it is due to the density of the population and I assure him.
if he recommends we will look into the اگر ہمیں ضرورت محسوس ہوئی تو matter, no problem.

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین ! میں فاضل وزیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ بلوچستان میں جو کمی ہے۔ ویسے ابھی بھی جو list آئی ہے وہ بھی دوسرے صوبوں سے، بلکہ Frontier سے کیا سندھ سے، ایک چوتھائی بھی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے اب تک وہی criteria رکھا ہے جو Frontier اور سندھ کا ہے ہماری آبادی اس سے بھی زیادہ scattered ہے۔ اور آپ تو ماشاء اللہ ہو کر آئے ہیں۔ سو دو سو میل پر بھی پانچ آدمی نہیں ملتے۔ ہمارا گاؤں پندرہ اور بیس آدمیوں پر مشتمل ہے۔ لہٰذا آپ کو حقیقت حال۔ اتنے جاپانی لوگ گئے تھے انہوں نے بھی Recommend کیا تھا حکومت پاکستان کو کہ یہاں کا

criteria بلوچستان کے مخصوص حالات کے تحت کیا جائے۔ تو کیا آپ نئی سکیم میں ایسا criteria change کریں گے جس میں زیادہ دیہات آئیں ہمارے صوبے کے؟۔

راجہ نادر پرویز: جناب جہاں تک criteria کا تعلق ہے بلوچستان اور Frontier کا ایک criteria ہے اور پنجاب اور سندھ کا ایک ہے۔ لیکن ہم نے یہ criteria relax کیا ہے جناب! under the instructions of the government ہم پانچ سو کی آبادی سے دو سو کی آبادی تک لے آئے ہیں۔ but it is still under further consideration Sir. کہ اس آبادی کو اور کم کیا جائے۔ لیکن جو Japanese Fund ہے جناب! اس میں ہم criteria relax نہیں کر سکتے۔

سید محمد فضل آغا: جناب نادر صاحب کو اور زحمت دوں گا کہ اس سال کے لئے گاؤں تین تین رکھے ہیں یا انہوں نے پانچ کر دیئے ہیں۔

راجہ نادر پرویز خان: تین Recommend کئے ہیں۔

سید محمد فضل آغا: ہمارے کیس میں بھی؟ جبکہ فصیح صاحب نے بڑی خوبی سے explain کیا ہے کہ وہاں پر پوزیشن یہ ہے کہ چالیس اور تیس ایک گاؤں میں نہیں لگتے بلکہ اس سے کم لگتے ہیں۔ تو کیا آپ اس کو limit میں رکھیں گے کہ یعنی ایک ملین per village کے حساب سے چلے گا۔

راجہ نادر پرویز خان: تین گاؤں means thirty lacs

Syed Muhammad Fazal Agha : Right. Thank you.

ڈاکٹر محمد ریحان: ضمنی سوال جناب۔ Frontier کو صوبہ کے حوالے سے وہاں پر تقریباً ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں پر وہ villages کی electrification نہیں ہوئی ہے۔ لیکن villages کی extensions ہو گئی ہیں۔ جہاں پر بعض جگہوں پر دو تین پول لگانے ہوتے ہیں اور یہ criteria جو حکومت نے بنایا ہے وہاں پر وہ بالکل اسے suit نہیں کرتا۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا وہ اسے Reconsider کر کے ایسے کریں کہ

وہی رقم جو وہ ہمیں دیتے ہیں electrifiation کے لئے اسی رقم کے برابر پولز اور تار اور Transformers وغیرہ دے دیں۔ اس سے ہمیں بڑی آسانی ہو جائے گی۔ کیونکہ دو پول کے لئے تو کوئی بھی Recommend نہیں کر سکتا۔ اس طرح کئی لوگ electrification سے محروم رہ جائیں گے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب ہم نے جو Recommend کیا ہے وہ تیس لاکھ یا تین گاؤں ہیں یہ لازمی ہے کہ جناب تیس لاکھ میں صرف تین گاؤں electrify کریں اس میں پانچ گاؤں بھی ہو سکتے ہیں اور ایک گاؤں بھی ہو سکتا ہے۔ depending on the population and requirement of the area and the funds availability دوسرا انہوں نے کہا کہ جو گاؤں کی اضافی آبادی ہے یہ ہر صوبے میں گاؤں سے جب population overflow ہو جاتی ہے آبادی تو وہاں اضافی آبادیاں بن جاتی ہیں۔ at a distance of half a mile, few furlangs, few yards جہاں نزدیک ہیں جناب وہاں یہ extension کا کام وہاں کے Chief Engineer وہ خود takeover کر لیتے ہیں اگر ان کو فنڈز دیئے جائیں وہ دو یا چار کھمبے کا کام خود کر لیتے ہیں لیکن جہاں تک آبادی ۲۰۰ پر مشتمل ہے تو وہ ایک گاؤں consider ہوتا ہے اس میں وہ criteria کے نیچے آجاتا ہے اس کے مطابق کام ہوتا ہے لیکن جہاں تھوڑے لوگ ہیں اور وہ گاؤں کے قریب تر ہیں تو توسیع کا کام چیف انجینئر کر دیتا ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ اس سال کے لئے ۹۳-۱۹۹۲ء کے لئے ابھی تک لیجسلیٹرز کو سینیٹرز کو ایم این ایز کو کوئی ایسی وہ نہیں دی گئی ہے کہ وہ الیکٹریفیکیشن کے لئے دیہات ریکومنڈ کریں۔ تو کب تک وہ اس معاملے میں ہدایات جاری کریں گے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب ہم نے کیس بھیجا ہوا ہے the moment it is approved۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، اگلا سوال، نمبر ۳۰ میر عبد الجبار صاحب۔

30. *__Mir Abdul Jabbar:__ Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Starred Question No. 54 dated 18th August, 1992 and state :

(a) the names of the villages recommended for electrification by the Prime Minister of Pakistan, Chief Minister, Punjab, Minister of State for Water and Power, Raja Zaheer, MNA, Sheikh Rasheed Ahmed, MNA, Prof. Khurshid Ahmed, Senator, Brig. (Retd.) Abdul Qayyum, Senator Chaudhry Mohammad Riaz, MPA and Khawaja Javed Ikhlas, MPA, separately; and

(b) the names of 64 villages recommended for electri-fication and ones which are not provided with electricity?

Jam Muhammad Yousaf: As per lists attached at Annexure-I.

(b) The number of 64 villages alongwith status is attached at annexure-II.

Annexure-I

NAME OF VILLAGES RECOMMENDED AS FOLLOWS

P. M. Directive

1. Machia.
2. Daryala Khaki.
3. Dara Kayal
4. Jarmot Khurd.

Chief Minister Punjab Directive

1. Mohra Vera D/Khabil.
2. Dhok Itbar.
3. Dhok Mair
4. Miyana Santal
5. Mora Kanial.
6. Begwal Mehr Khan.
7. Moza Hajo.
8. Farash.
9. Nathia Kayal.
10. Kak.

Minister of State for Water and Power

1. Kali Pari.

2. Arazi Hasnal.
3. Chichi Chohan.

Raja Zaheer Khan, MNA

1. Mari Beer.
2. Dera Muslim Bakhshian.
3. Rajohia.
4. Thgatha Kalan
5. Miana Dulyal.
6. Khengar Mamdal.

Shaikh Rashid Ahmad, MNA

1. Jabbar Plina.
2. Gasroor.
3. Thatti.
4. Sehar.
5. Minana Potha.
6. Khanpur.
7. Mandohal.

Professor Khurshid Ahmad, Senator

1. Soj Bahador.
2. Moghal.
3. Dodwal.
4. Karyala.
5. Bajar.

Brig. Abdul Qayyum, Senator

1. Kanli Mirza.
2. Phalian.
3. Dhok Dev Isran.
4. Bashana.
5. Left over abadies dera bodal.

Ch. Riaz Ahmad, MPA

1. Mohri Barsal.
2. Rokia.
3. Barki Chohan.
4. Gulyana Arya.
5. Layal.
6. Hagon.
7. Sehba Mirza.
8. Miana Dargi.

9. Jand Nazar.
10. Sui Chimian.
11. Burki Barmana.
12. Jhand.
13. Saypali Bangial.
14. Chmat.
15. Paka Khanpur.
16. Partially Kalan.
17. Harar.
18. Samali Kinger.
19. Murad Wal.
20. Dorab Jadhal.

Raja Javed Ikhlas, MPA

1. Wala Bangial.
2. Moaza Karsal.
3. Miana Santal.
4. Kala Gojran.

Annexure-II

S. No.	Name of Villages electrified	Work in Progress	Non Feasible	Villages to be electrified
1	2	3	4	5
Prime Minister Directives				
1.	Machia	—	—	—
2.	Daryala Khaki	—	—	—
3.	Dara Kiyal	—	—	—
4.	Jarmot Khurd	—	—	—
Chief Minister Directives				
1.	Mohra Vero D/Khabil	—	—	1. Mora Kanial
2.	Dhok Itbar	—	—	2. Begwal Mehr Khan.
3.	Dhok Mehr	—	—	3. Moza Hajo
4.	Miyana Santal	—	—	4. Farash
				5. Nathia Kayal
				6. Kak.
Minister of State Directives				
1.	**Kali Pari**	1. **Arazi Hasannayal**		
		2. **Chichi Chohan**		
Raja Zaheer Khan, MNA				
1.	**Village Mari Beer.**			1. **Miana Dolyal**

1	2	3	4	5
	2. Dera Muslim Bukhsian.			**2. Kingar Mamdal**
	3. Fajoa.			
	4. Thata Kalan.			
Sheikh Rashid Ahmad, MNA				
	1. Jabbar Palina		**1. Mianpotha**	**1. Mandohal**
	2. Gasroor		**2. Khanpur**	
	3. Thatti			
	4. Sehr			
Prof. Khurshid Ahmed, Senator				
	1. Soj Bahador			**1. Bajar**
	2. Mughal			
	3. Dadwal			
	4. Karyala			
Brig. Abdul Qayyum, Senator				
	1, Jbku Nue,			**1. Bashana**
	2. Phalian			**2. Left over abadies**
	3. Doke Dev. Isran			**dera Bodal.**
Ch. Riaz Ahmed, MPA				
1.	Mohri Barsal	1.	Saypali Bangial	1. Chmat
2.	Rokia			2. Paka Khanpur
3.	Barki Chohan			3. Partially Kalan
4.	Gulyana Arya			4. Harar.
5.	Lalyal			5. Samali Kinger
6.	Hagon			6. Murad Wal.
7.	Sehba Mirza			7. Dorab Jadhal
8.	Miana Dargi			
9.	Jand Nazar			
10.	Sui Chimia			
11.	Burki Barmana			
12.	Jhand			
Raja Javed Ikhlas, MPA				
	1. Wala Bangial			**1. Kala Gojran**
	2. Moaza Karsal			
	3. Miana Santal			

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال ۳۱۔

31. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the total number of officials and officers sent abroad for training by the Sui Transmission Company during the last two years with province-wise breakup?

Ch. Nisar Ali Khan: July, 1990 to date.

Province	Number of Executives
Punjab	03
Sindh	33
NWFP	3
Balochistan	2
	41

سید فصیح اقبال : جناب والا ! میں نے پوچھا تھا کہ سوئی گیس ٹرانسمیشن میں کتنے لوگوں کو سوئی گیس سے باہر ٹریننگ کے لئے scholarship پر بھیجا گیا ہے تو لسٹ جو دی گئی ہے اس میں بلوچستان سے صرف ۲ جہاں پر گیس ہوتی ہے جناب والا ! وزیر پٹرولیم ہمیشہ انکار کرتے رہے ہیں کہ صوبے کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں ہوئی سوئی گیس بلوچستان میں ہے اور آپ سب کو پتہ ہے اس کے صرف دو آدمی گئے ہیں۔

جناب چیئرمین : یہ تو پہلی دفعہ ہے کہ پنجاب کے صرف تین ہیں۔

سید فصیح اقبال : جناب والا ! پنجاب کے تو ہر جگہ ہی ہیں پنجاب تو اوور فلڈڈ ہے جناب والا ! میرا سوال یہ ہے کہ حکومت کا اصول یہ ہے کہ جس جگہ کوئی کارپوریشن واقع ہو یا کوئی چیز نکلتی ہو اس کے local یا اس کے تمام معاملات میں زیادہ اور کوٹے کے علاوہ بھی relax ہو کر ملتا ہے لیکن بلوچستان کے صرف دو آدمیوں کو بھیجا گیا ہے جو نہایت ناکافی ہیں، ہمارا حق ہے کہ زیادہ ہونے چاہئیں اور----

جناب چیئرمین : جی وزیر صاحب بلوچستان کے صرف دو کیوں بھیجے ہیں جب سوئی گیس وہاں سے نکلتی ہے۔

چوہدری امیر حسین : جناب والا! اس کے لئے کوئی کوٹہ مقرر نہیں ہوتا جیسا کہ جناب نے خود پوائنٹ آوٹ کیا ہے پنجاب سے تین ہیں اور سرحد سے تین ہیں بلوچستان

سے دو ہیں اور سندھ سے زیادہ ہیں اس کی وجہ کیا ہے چونکہ کراچی ان کا ہیڈ آفس ہے وہاں ان کے ملازمین زیادہ ہیں تو اس لحاظ سے وہاں سے زیادہ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اور یہ بھی ہوتا ہے کہ ٹریننگ اس کو دی جاتی ہے جس کو پتہ نہ ہو بلوچستان والوں کو سب کچھ پتہ ہے لہذا training کی ضرورت نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! بلوچستان والوں نے تو آپ کو گیس دے دی ہے اگر گیس دینے کے بعد بھی آدمی نہ بھیجے تو بڑی زیادتی ہے میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سوئی گیس کیا آئندہ سال اپنے نئے ٹریننگ پروگرام میں بلوچستان کے لوگوں کو ٹریننگ کے لئے باہر بھیجے گی۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! ٹریننگ کے لئے جو requirements ہوتی ہیں جو بھی ملازم ان کو پورا کرے گا اس کو بھیجا جائے گا اس میں جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کوئی کوٹہ specified نہیں ہوتا۔

سید فصیح اقبال: جناب والا! کوٹہ کیسے نہیں اس میں visible ہوتا ہے اگر 50 آدمی بھیجنے ہیں---

جناب چیئرمین: یحییٰ بختیار۔

جناب یحییٰ بختیار: جناب والا! شریعت کورٹ نے فیصلہ دیا ہے تو یہی جواب آپ سب کو دے دیا کریں۔

جناب چیئرمین: شریعت کورٹ نے تو کوٹہ ختم کر دیا ہے اور اس کو گئی ہوئی ہے pending ہے ابھی تو معاملہ۔

چوہدری امیر حسین: جناب والا! یہ بات مذاق میں چلی گئی ہے tarining کے لئے کوٹہ ویسے بھی نہیں ہوتا employment کے لئے ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۳۲ فصیح اقبال۔

32. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Ministr for Culture and Sports be pleased to state the name of the authority managing

archives discovered from the remains of Mehrgarh and the steps taken by the Government to preserve and protect them ?

Sheikh Rashid Ahmad: The Department of Archaeology and Museums under the Federal Ministry of Culture is the sole authority who manages the archives (excavated material) discovered from the remains of Mehrgarh site. The Department takes adequate steps for the preservation and protection of the antiquities excavated from the said site. During the course of the excavations, an Officer of the Department of Archaeology was attached with the Mission who kept a vigilant eye on their activities. All antiquities after each day's excavations were properly recorded in a Register by the Departmental Representative. After the close of the seasons's work, the entire material was brought from the site to the Exploration and Excavation Branch, Karachi where the same is properly preserved.

سید فصیح اقبال: میرے خیال سے اس پر ہماری کمیٹی میں فیصلہ ہو گیا تھا اب شیخ صاحب۔ یہ جواب دے دیں کہ جو میں نے بتایا تھا کہ کچھ ہمارا سامان مہر گڑھ کا پیرس چلا گیا ہے انہوں نے میٹنگ میں وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کا پورا انتظام کر رہے ہیں اور نئی ہدایات دی تھیں اگر وہ بتاتے ہیں تو میں ضمنی سوال نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں۔

سید فصیح اقبال: نہیں اگر یہ بتاتے ہیں، مجھے مطمئن کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: سوال تو بتائیں کہ آپ کا سوال کیا ہے۔

سید فصیح اقبال: سوال یہ ہے کہ مہر گڑھ کے جو نوادرات پیرس چلے گئے ہیں جن لوگوں نے کھدائی کی تھی ایک French مشن آیا تھا تو آثار قدیمہ کی طرف سے ابھی ناکافی staff تھا ایک دو آدمی تھے تو وہ کافی سامان لے گئے ہیں بلکہ بلوچستان میوزیم بن چکا ہے پیرس میں تو اس سلسلے میں چونکہ ابھی حال ہی میں cultural meeting تھی Archive کی اس میں انہوں نے بتایا تھا کہ آئندہ نہیں ہو گا بلکہ آئندہ میوزیم بھی مہر گڑھ میں ہو گا۔

شیخ رشید احمد: جناب والا! جو کچھ تجاویز معزز رکن نے دی تھیں وہ تمام منظور کر دی گئی تھیں اور یہ دیکھ کر آئے تھے کوئی دو تین سال پہلے کہ وہاں سے وہ لوگ لے گئے تھے دس بیس سال پہلے جب کھدائی ہوئی انہوں نے میوزیم کا کہا کہ وہاں بنایا جائے میں نے اگلے

دن آدمی بھیجے انہوں نے بڑے ذمے سے کہا تھا کہ رئیسانی صاحب سے جگہ مل جائے گی اب میں فصیح صاحب کی طرف ان کو بھیج رہا ہوں کہ یہ ہی وہاں جگہ دینے کا انتظام کریں کیوں کہ رئیسانی صاحب نے جگہ دینے سے معذرت کر دی تھی جو انہوں نے تجاویز دی تھیں تمام کی تمام منظور کرلی گئی ہیں۔

سید اقبال حیدر: جناب والا! یہ مہر گڑھ کے آثار قدیمہ کو محفوظ کرنے کے لئے وزیر موصوف نے فرمایا کہ اقدامات کیے جارہے ہیں میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ ان اقدامات کی اصل نوعیت کیا ہے اور مہر گڑھ کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت نے کتنے فنڈ allocate کیے ہیں۔

شیخ رشید احمد: جناب والا! معزز رکن اس دن میٹنگ میں دیر سے آئے تھے آخری لمحے میں آئے تھے اور جو کچھ تجاویز انہوں نے مہر گڑھ کے لئے دیں اس کے لئے خاص طور پر ہم نے وہاں سٹاف بھیجنے کے ساتھ وہیں عجائب گھر بنانے کے ساتھ۔ اور جو کچھ ہمارے پاس اس وقت ہے وہی ہم محفوظ کر سکتے تھے اور تو ابھی کھدائی کا کام وہاں نہیں کیا جارہا میرا خیال ہے فصیح اقبال صاحب انہیں تفصیل بتا سکیں گے کہ جو جو سینٹ کی کمیٹی نے فیصلے کیے مہر گڑھ کے لئے وہ منظور کرلئے گئے۔

Syed Iqbal Haider: Question. On personal explanation. Sir I was there well fefore the meeting. I did leave the meeting just before its end.

وزیر موصوف ہمیشہ الٹی بات کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب والا! ابھی میں نے سنا کہ یہ French Party آئی تھی انہوں نے کھدائی کی اور وہ چیزیں وہاں سے لوٹ کر اپنے وطن لے گئے تو کیا ان کے ساتھ کوئی معاہدہ تھا یا وہ چوری کر کے یہاں سے لے گئے ہیں کیوں کہ اس کا ثبوت بھی ہے کہ وہاں ان کے عجائب گھر میں وہ چیزیں دستیاب ہیں۔

شیخ رشید احمد: جناب والا! دس پندرہ سال پہلے ستر، چوہتر میں جب کھدائی ہوئی چونکہ فصیح صاحب کا بیان ہے میں اسے OWN کرتا ہوں انہوں نے خود اسے دیکھا ہے تو

میں نے ان سے خود بھی کہا تھا کہ کوئی ایسا طریقہ اختیار کیا جائے کہ Frech حکومت سے بات کی جائے کہ اس کی کوئی واپس ممکن ہو سکے اور اب جو کھدائی کے ساتھ ایک افسر مقرر کیا جاتا ہے اب ہم نے دو افسروں کا فیصلہ کیا ہے کہ جہاں کھدائی ہو وہاں مقرر کیے جائیں گے یہ ساری صورتحال ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال نمبر 33۔

33. ***Syed Faseih Iqbal:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that the Sui Northern Gas Company has conducted a survey for the provision of natural gas in Model Town, Humak, Islamabad, if so, its details and the time by which it will be supplied ?

Ch. Nisar Ali Khan: Yes. It involves laying of 28000 Meters of Pipline at an estimated cost of Rs. 11 Million. Work on the project can commence once the funds are made available by CDA.

ڈاکٹر محمد ریحان: یہ جو ماڈل ٹاؤن ہمک ہے اور یہ چک شہزاد جو ہیں یہ دونوں اسلام آباد کی Capital Territory میں ہیں چک شہزاد کو سوئی گیس کی سہولت فراہم کی گئی ہے جب کہ ہمک کو ابھی تک محروم رکھا گیا ہے ایسا کیوں ہے؟

چوہدری امیر حسین: جناب والا! جیسا کہ جواب سے ظاہر ہے اس کا سروے ہو چکا ہے گیارہ ملین کی رقم اس میں invoved ہے جو کہ دینے کی ذمہ داری سی ڈی اے کی ہے۔ جونہی سی ڈی اے دیتا ہے جواب میں لکھا گیا ہے کہ ۹۴-۱۹۹۳ میں اس کو ہم نے رکھا ہوا ہے جب وہ پیسے دیتے ہیں تو اس کو supply دے دی جائے گی۔

ڈاکٹر محمد ریحان: یہ ٹھیک ہے کہ سوئی گیس کمپنی کی طرف سے تخمینے تیار ہوئے ہیں تو کیا سی ڈی اے والوں نے یہ تکلیف گوارا کی ہے کہ انہوں نے ہمک ٹاؤن کے جو مکین ہیں ان کو کوئی ترقیاتی اخراجات کے notice جاری کیئے ہیں اگر نہیں کیئے گئے ہیں تو سی ڈی اے کے متعلق آفس کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔

چوہدری امیر حسین: فاضل ممبر کے علم میں ہو گا کہ سی ڈی اے کا بینہ ڈویژن کے

ماتحت آتا ہے یہ کابینہ ڈویژن کا روٹا ڈے ہو گا یہ سوال اگر دے دیں تو اس دن کا بھی جواب دے دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 34۔

34. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :—

(a) the details of material provided to the WAPDA sub-Division, Model Town Sialkot, during the last two years indicating also the item-wise value of the same ; and

(b) the details of the said material consumed in maintenance work during the same period indicating also the places where it was consumed ?

Jam Muhammad Yousaf: (a) the detail of material provided to WAPDA sub-Division Model Town, Sialkot during the last two years indicating the item-wise value of the same is as under :—

Store Challan No. & Date	Description of Material	Cost of Approximately.
134423/ 2-7-90	125 meters PVC 2/c 7/052	Rs. 1625.00
134428/ 5-11-90	400 meters	Rs. 5200.00
158400/ 30-5-92	40 meters PVC 4/c 19/052	Rs. 2800.00
140400/ 2-2-92	63 meters PVC 4/c 19/082	Rs. 9230.00
150431/ 22-6-92	75 meters PVC 4/c 19/052	Rs. 5250.00

(b) the detail of material consumed is as under :—

S. No.	Name of Locality/ Street	Material Laid Down.
1.	New Miana Pura East street Khu Wali	125 meters PVC 2/c 7/.052
2.	New Miana Pura East in the street of Syed Zulqurnain Bazmi.	400 meters PVC 2/c 7/.052

S. No.	Name of Locality/ Street	Material Laid Down.
3.	New Miana Pura East Gali Mosque Shana Madina.	400 meters PVC 4/c 19/.052
4.	New Miana Pura East Gali Malik Ahmad Din and Zafar Ahmed.	75 meters PVC 4/c 19/.052
5.	New Miana Pura East Gali Mosque Shana Madina.	65 meters PVC 4/c 19/.083

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 35 ڈاکٹر محمد ریحان صاحب۔

35. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of employees of WAPDA serving for more than three years in the sub-Division, Medel Town, Sialkot.

Jam Muhammad Yousaf: The number of employees of WAPDA serving for more than three years in the sub-Division, Model Town, Sialkot is 47.

جناب چیئرمین: Supplementary

ڈاکٹر محمد ریحان: یہ بتایا گیا ہے کہ اس Sub-Division میں ۴۷ افراد ہیں جو تین سال سے زاید عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ عام طور پر بعض لوگوں کو تین تین مہینے کے بعد تبدیل کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ کیوں ایسا favour رکھا گیا ہے کہ ان کو وہاں رکھا جا رہا ہے۔

Raja Nadir Pervez Khan: Sir, majority of these people are same the lower pay scales.

یہ زیادہ تر ایک سے سات تک ہیں ایک ان کا پے سکیل نمبر ۱۱ میں ایک ۱۲ میں اور ایک ۱۶ میں ہے۔ Basically Sir, majority of the people are in the lower pay scales.

Mr. Chairman: Any other question, no ther question. Next No. 36.

36. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some officers of the WAPDA are involved in the theft of WAPDA Bonds ; and

(b) whether it is also a fact that a mumber of WAPDA officers are involved in giving illegal connections of electricity, if so the action taken by the Government against the employees responsible for such illegal practices ?

Jam Muhammad Yousaf: (a) No WAPDA officer is reportedly involved in the theft of WAPDA Bonds.

(b) No officer is reportedly involved in giving illegal connections of electricity.

جناب چیئرمین : Supplementary۔

راجہ محمد افضل خان : اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر صاحب نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اس میں ہمارا کوئی افسر involve نہیں ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آیا یہ واقعہ ہوا بھی ہے یا نہیں ہوا ہے اگر افسر involve نہیں ہے تو کون involve ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : جناب ہم نے تو بڑا clear سا جواب دیا ہے کوئی افسر involve نہیں ہے اگر راجہ صاحب کے پاس کوئی ایسا کیس ہے تو بتائیں۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ کیا WAPDA Bonds کی چوری کا واقعہ ہوا تھا ایسا کوئی واقعہ ہوا تھا۔

Raja Nadir Pervez Khan: No Sir we do not have any information.

جناب چیئرمین : اس کے پاس information نہیں ہے۔

(Interruption)

Mr. Chairman: No, he is the Minister.

Raja Nadir Pervez Khan: Shah Sahib, I am the relevant Minister. I hope you consider me relevant.

سید اقبال حیدر: WAPDA کے Bonds کی چوری کا اخباروں میں بھی آیا ہے۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! یہ Press میں بھی آیا اخباروں میں بھی آیا کوئی تردید نہیں ائی اس کی investigation ہوئی چلیں کوئی افسر involve نہیں ہے کوئی officials involve نہیں ہیں or therwise کسی نے باہر سے چوری کیے تھے اس کیس کا کیا ہوا؟ وزیر یہ تو بتائیں۔

جناب چیئرمین: ان کے پاس information نہیں ہے۔

Raja Nadir Pervez Khan : Sir, we got the information exectly, strictly according to the question, Sir. In case he wants more information Sir, he can put a fresh question and then we can give them complete details of the case, Sir.

جناب چیئرمین: راجہ صاحب آپ کیا چاہیں گے۔

راجہ محمد افضل خان: اس کو pending کر دیں۔

سید اقبال حیدر: میں اگر عرض کر سکوں تو یہ بہتر ہو گا کہ بجلی کی چوری اور Bonds کی جس کے واقعات کوئی چھپے ہوئے نہیں ہیں، مجھے حیرانگی ہے کہ ہمارے محترم وزیر صاحب کو اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے، میں چاہوں گا وزیر صاحب مزید تحقیقات کر کے جواب دیں اور ان کے جواب کو defer کر دیں۔

راجہ نادر پرویز خان: defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 37 راجہ محمد افضل خان صاحب۔

37. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the number of WAPDA colonies in the country and number of houses in each colony ; and

(b) nrmber of houses lying vacant in each colony ?

Jan Muhammad Yousaf: (a) & (b) statements showing number of WAPDA colonies in the country, number of houses lying vacant in each colony in respect of Power Wing Water Wing and Common Services, are attached as Annexure 'A' 'B' and 'C'.

Annexure

POWER WING WAPDA

Sr. No.	Name of formation	No of Colonies.	Total No. of Houses	Vacant	Ramarks
1	2	3	4	5	6
1.	Chairman, AER, Peshawar.	34	865	—	—
2.	G.M. (Poanning) Power	—	—	—	—
3.	C.E. (Civil) T&G, Lahore.	—	—	—	—
4.	C.E. (TSG). Wapda, Lahore.	—	—	—	—
5.	C.E. (Civil) Hydel, Lahore.	—	—	—	—
6.	Chairman, AEB, Wapda. Faisalabad.	31	671	92	Are lyig vacant at P.C. Pole Plant Colony Building Hill, Sargodha.
7.	C.E. WAPDA Mangla.	3	1363	—	—
8.	G.M. (Hydel) Wapda, lahore.	18	2616	—	—
9.	Chairman. ARB, WAPDA. Hyderabad.	48	751	—	—
10.	Chairman, C.E. WAPDA Quettta.	28	439	—	—
11.	Principal C.E. WAPDA Academy. Faisalabad.	1	87	—	—
12.	Chairman. AEB, Wapda.	22	304	—	—
13.	Principal/C.E. Training Ferozepur Road, Lahore.	—	—	—	—
14.	C.E./CAEB WAPDA, Islamabad.	12	565	47	—
15.	G.M. (Telecommunications) Lahore.	—	—	—	—
16.	C.E. (STG) WAPDA, Lahore.	—	—	—	—
17.	C.E. Distribution Planning. Lahore.	—	—	—	—
18.	G.M. (PE&S), Wapda,. Lahore.	—	—	—	—
19.	C.E. EHV) WAPDA, Lahore.		—	—	—
20.	G.M. (Training) Cricket House, Lahore.	—	—	—	—
21.	C.E. (GSC) North, Wapda. Lahore.	—	—	—	—
22.	Chairman. AEB, Wapda, Lahore.	—	—	—	—
23.	C.E. (Project) Planning Power, Lahore.	—	—	—	—

1	2	3	4	5	6
24.	C.E. (M) WAPDA, Lahore.	—	—	—	—
25.	C.E. (Admn)Power, Wapda, Lahore.	— 3 = Shi: B = 20 95 Shi: Q = 75	— 95	—	—
26.	G.M. (Thermal) Wapda, Lahore.	10	5103	30	10 Houses in NGPS Multan 20 Houses TPC. Guddu.
27.	C.E. (System Protection) Lahore.	—	—	—	—
28.	Chairman, AEB, Wapda. Gujranxala.	5	206	—	—
29.	C.E. (Thermal) Operation, South, Hyderabad.	6	511	—	—
30.	C.E. (TPS) WAPDA, Kot Addu.	1	590	—	—
31.	P.D. (GSC) WAPDA, Multan.	5	28	—	—
32.	C.E. (GSO) WAPDA,	105	1564	202	—
	Total :	338	16029	371	—

STATEMENT SHOWING THE WAPDA COLONIES IN THE COUNTRY

Priivunce :	No. of Colonies		No or houses in each colony	No. of house lying vacant in each colony
(1)	(2)		(3)	(4)
Sind	1.	LBOD (MAIN) PROJECT		
	(i)	Wapda Water Wing Colony etc.	300	—
	(ii)	Wapda Colony Badin	31	—
	(iii)	Wapda Colony kadhan	09	—
	(iv)	Wapda Workshop Colony Badin	16	—
	2.	LBOD MIRPURKHAS PROJECT		
	(i)	Mirpur khas (Main) Colony	29	—
	(ii)	Mirpurkhas (Extension) Colony-I	10	—
	(iii)	Mirpurkhas (Extension) Colony-II	20	
	(iv)	Kot Ghulam Muhammad Colony	09	—
	(v)	Servant Quarters	06	—

(1)		(2)	(3)	(4)
	3.	LBOD (SANGHAR PROJECT		
	(i)	Wapda Colony Sanghar	67	—
	(ii)	Wapda Colony Nayabad	12	—
	4.	CHIEF ENGINEER (W) SUKKUR		
	(i)	Wapda Colony Sukkur	31	—
	(ii)	Wapda Colony Sukkur	11	—
	(iii)	Wapda Colony Sukkur (New Colony	17	—
	(iv)	Dadu City Colony	31	—
	9v)	Wapda Colony Sukkur (Militay Hold) Colony	32	—
	(iv)	Nawabshah	65	—
	(vii)	Daur	09	5
	(viii)	KIP Karachi	94	29
N.W.F.P.	(viii)	KIP Karachi	242	—
	(ii)	Paharpur	19	9
	(iii)	Paroa	18	15
	(iv)	Scarp Colony Mardan	132	4
	(v)	Tank Bungalows	5	—
			61	—
		Quarters.		
	(vi)	Tarbela	2276	94
	(vii)	Mona Bhawal	87	—
Punjab	(i)	C.J. Link Kundian	293	20
	(ii)	Rahim Yar Khan	452	30
	(iii)	Faisalabad	287	26
	(iv)	Pirpehai Camp	56	36
	(v)	Banni Afghan Camp	115	102
	(vi)	Taunsa	47	34
	(vii)	Mona Bhawal	87	—
Balochistan		**1 at Dera Murad Jamali**	**62**	**—**

Common Services

STATEMENTT OF WAPDA ACCOMMODATION
(UNDER COMMON SERVICES)

S. No.	Location	Type	Total Accommodation
1.	Upper Mall, Lahore	Banglows	20
2.	Upper Mall, Lahore	Flats	64
3.	Jail Road, Lahore	Flats	38
4.	Lawrence Road, Lahore	Flats	18
5.	Ferozepur Road, Lahore	Flats	120
6.	Iqbal Town, Lahore	Flats	138

Remarks : *Fully occupied*

Mr. Chairman: Any supplementary ?

راجہ محمد افضل خان : اس میں میں نے کچھ colonies کی تفصیل مانگی تھی تو کچھ colonies میں نمبر 5,14,26,92,47,30 اس طرح ایک جگہ 32 پر 22 گھر خالی پڑے ہیں اور کچھ colonies میں لوگوں کی demands بہت زیادہ ہیں اور وہاں پر گھر کم ہیں، آیا وزیر صاحب یا گورنمنٹ کے پاس کوئی ایسی سکیم ہے جہاں پر جتنی demands ہو اس کے مطابق colonies کو تعمیر کیا جائے demand اگر کم ہے تو جو خالی گھر پڑے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ill planning ہوئی ہے آئندہ کے لئے کوئی ایسی سکیم ہے جہاں demands زیادہ ہے وہاں گھر بنائے جائیں؟

راجہ نادر پرویز خان : جناب میں ان سے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں - جیسے نمبر ۶ پر ۹۶ Houses خالی ہیں ۱۴ نمبر ۷۴ خالی ہیں ۲۶ پر ۲۰ خالی ہیں ۲۵ پر ۲۰۲ جناب یہ جو چیف انجینیر کا area ہے اس میں کئی district آجاتے ہیں۔ فیصل آباد کا ہے۔ Sargodha Division is there Sir, Faisalabad Division is there. So it thrashes out different colonies. The number of colonies is given 12 Sir.

کسی جگہ چند گھر خالی ہوتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے خالی ہیں those people who are under transfer or posting Sir.

ابھی تک وہ occupy نہیں ہو سکے۔ مثلاً 321 we go to the جہاں ۲۰۲ گھر خالی ہیں۔ This covers the entire Northern Area Sir.

This is the Grid Station, Chief Engineer Grid Station.

اس کے ۱۰۵ ہیں۔ یہ ایک ایک دو تین کر کے اکٹھے کر کے جو گھر خالی پڑے ہیں۔ Normally یہ ہوتا ہے۔ جیسے جیسے list-wise seniority بنی ہوتی ہے جیسے ہی کوئی ٹرانسفر ہوتی ہے گھر allot کر دیا جاتا ہے۔ But in case if requirement is more Sir, we have plans for construction there.

Mr. Chairman: Next Question No. 38, Raja Mohammad Afzal.

38. ***Raja Muhammad Afzal Khan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the total units and cost of electricity provided free of cost to the employees of WAPDA during financial year 1991-92?

Jam Muhammad Yousaf: Total of 129 million KWH provided free of cost to the WAPDA's employees during 1991-92 as a part of their terms and conditions of service and the cost of electricity provided free of cost to the employees of WAPDA is Rs. 121.0 million.

Mr. Chairman: Any Supplementary.

راجہ محمد افضل خان: ضمنی سوال۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ ۱۲۹ ملین کلوواٹ جو بجلی ہے وہ ملازمین کو free دی جاتی ہے میں صرف یہ دریافت کرنا چاہوں گا کہ آیا یہ کوئی ceiling ہے کوئی critieria ہے کہاں تک بجلی free of cost ہو گی اس کے بعد کچھ چارج کیا جاتا ہے یا چاہے ایک employee جتنی بجلی خرچ کرے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی checking کے لیے کیا طریقہ کار ہے۔

Raja Nadir Pervez Khan: Sir, we have a criteria, we have a ceiling for every officer, every member of the Wapda employees. I can give him the list Sir. Grade 1 to 4 is 100 units. 5 to 10 is 150 units Sir. 11 to 15 is 200 units. 16 to 17, 300 units and upto grade 21 is 1300 units.

اس کے علاوہ وہ جو بجلی استعمال کرتے ہیں جس طرح ہم pay کرتے ہیں اس طرح وہ payment کریں گے لیکن generation site پر جہاں بجلی گھر ہوتے ہیں وہاں جو employees کام کر رہے ہیں that is upto grade 18 ان کی بجلی کا کوٹہ ڈبل ہوتا ہے علیحدہ ہوتا ہے۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا! میرا وزیر صاحب سے اس موضوع پر سوال ہے ابھی وہ کچھ تیزی میں بتا گئے جہاں تک مجھے سمجھ پڑی ہے ایک گریڈ سے چار تک ایک سو کچھ بتایا ہے اور آخر پر ایک ہزار کے قریب بتایا ہے اب جناب گزارش یہ ہے جو ایک چھوٹا ملازم ہے اس کو بھی کھانا پکانا ہے اس کے بھی بچے ہیں اور اس نے بھی energy حاصل کرنی ہے یہ جب آگے جا رہے ہیں تو انہوں نے بڑھایا ہے حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ چھوٹے ملازمین کے لئے یہ free کر دیا جاتا اور بڑے ملازمین کے لئے کوئی سیلنگ رکھی جائے آیا ایسی کوئی تجویز ان کے ذہن میں ہے۔

Raja Nadir Pervez Khan: Sir, the terms and conditions of service are laid down in the Wapda.

اس کے مطابق یہ جو فری یونٹ ان کو دیئے جاتے ہیں۔ this is there سو یونٹ یا دو سو یونٹ یہ قانون کے مطابق agreement کے مطابق ان کو دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بجلی استعمال کرتے ہیں اس کے لئے ان کو payment کرنی پڑتی ہے جہاں تک راجہ صاحب تجویز کرتے ہیں زیادہ ہونی چاہیے۔

Sir, the Unions are there in the Wapda, if they feel so, the Wapda authority can sit down with them and solve this problem.

راجہ محمد افضل خان : جناب والا شاید میری گزارشات کو وہ سمجھ نہیں پائے میں نے گزارش کی ہے کہ جو چھوٹے ملازمین کے لیے ceiling رکھی گئی ہے وہ بڑی meagre بلکہ minor سے unit رکھے گئے ہیں بڑے ملازموں کے لیے unit زیادہ ہیں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آیا ان کے ذہن میں کوئی ایسی تجویز ہے کہ چھوٹے ملازمین کی

ceiling کو بڑھا دیا جائے اور بڑے ملازمین کی کم کر دی جائے۔ ایسی کوئی تجویز ہے۔

جناب چیئرمین: کیوں جی کوئی ایسی تجویز ہے؟

راجہ نادر پرویز خان: تجویز کوئی نہیں۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: وزیر صاحب فرمائیں گے کہ load shadding پھر شروع ہو گئی ہے اگر شروع نہیں ہوئی ہے تو پھر میرے ضلع دیر میں کیوں ۸/۸ گھنٹے بجلی نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین: اس کا سوال سے کیا تعلق ہے؟ anyhow honourable Minister.

Raja Nadir Pervez Khan: I can check up Sir, and get back with the answer.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Rehan Sahib.

ڈاکٹر محمد ریحان: میں پوچھنا چاہوں گا کیا واپڈا کے ملازمین اور افسروں کے گھروں پر بجلی کے میٹر بھی ہوتے ہیں یا نہیں۔

راجہ نادر پرویز: بالکل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: لیکن بند ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ واپڈا کے ملازمین کے رشتہ داروں کو سالانہ کتنی free بجلی مل جاتی ہے۔

Raja Nadir Pervez Khan: No Sir.

Mr. Chairman: Next question No. 39.

39. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhry:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that that villages Jangla and Galyal Tehsil Pindigheb, District Attock, have been electrified; if so, whether there is any proposal under consideration of the Government to electrify village Kot Malyar, situated at a distance of 3 kilometers from the said villages, if so, when?

Jam Muhammad Yousaf: Jangla and Galyal Tehsil Pindi Gheb are already electrified villages. Kot Malyar has not yet been identified by any legislator for electrification. When recommended by a legislater the village will be electrified if found within the prescribed criteria.

Mr. Muhammad Tariq Chaudhry: This is very short answer, if he could read it.

Mr. Chairman: Yes please read.

Raja Nadir Pervez Khan: Sir, with your permission, Jhangla and Galyal Tehsil Pindighep are already electrified villages, that is first portion of question Sir. Kot Malyar has not been identified by any legislator for electrification. My recommendation being a legislator the village will be electrified if found within the subscribed criteria.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

جناب محمد طارق چوھدری: جناب چیئرمین! یہ کوٹ ملیار جو ہے یہ انہی مذکورہ آبادیوں کے بالکل قریب واقع ہے تو اگر کوئی لیجیسلیٹر اس کے متعلق دستخط کرے گا ہی نہیں تو اس کے مکین جو ہیں وہ within limit ہوتے ہوئے بھی بجلی سے محروم رہیں گے۔

جناب چیئرمین: راجہ نادر پرویز صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب والا واپڈا کے پاس جو فنڈز ہیں ان کے تحت ان گاؤں کو identify کرواتے ہیں through members of Parliament اگر طارق صاحب محسوس کرتے ہیں کہ اس گاؤں کو بجلی دینی چاہیئے تو گاؤں کا نام اپنے کوٹہ میں سے دیں ہم ان کو بجلی فراہم کر دینگے۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! یہ بالکل الگ issue ہے کہ میں اس کو recommend کروں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو دیہات within limit آتے ہیں تو کیا محکمے کی اپنی بھی کچھ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو چیک کریں اور ایسے لوگوں کو بجلی سپلائی کرے۔ ممکن ہے کہ اس علاقے کے جو بھی ممبران ہیں وہ اس جگہ کو recommend

کرنے کے لئے تیار نہ ہوں یا اس گاؤں سے ناراض ہوں یا کوئی بھی اور وجہ ہو سکتی ہے۔ تو ایسی صورت میں وہ گاؤں ایک غیر معینہ مدت تک کے لئے وہ اسی طرح رہے گا اور وہ postpone ہوتا رہے گا ؟

جناب چیئرمین : تو کوئی ایسی scheme نہیں ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : ایم این اے، ایم پی اے اور ممبران سینٹ کو کوٹہ دیا گیا ہے if MNA's, MPA's do not want جس جس علاقے سے ایم این اے اور سینیٹرز حضرات تعلق رکھتے ہیں they make priorities کہ کس کس گاؤں کو بجلی دینی چاہیئے اور کس سال میں دی جانی چاہیئے ان کے پاس اپنے اپنے علاقے ہیں۔

جناب چیئرمین : اس کے علاوہ بجلی پہنچانے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے۔

راجہ نادر پرویز خان : اس کے علاوہ WAPDA has no funds for electirification.

جناب چیئرمین : طارق چوہدری صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب والا ! وہ کہہ رہے ہیں اگر ایم این اے سینیٹر اور ایم پی اے نہ چاہیں تو نہیں مل سکتی ہے---

جناب چیئرمین : وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ فنڈز ہی نہیں ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب والا ! اس کا کوئی نہ کوئی طریقہ ہونا چاہیئے اور انہیں اس بات کو consider کرنا چاہیئے کہ جو within limit دیہات ہیں، آبادی ہے۔ ان کو بجلی پہنچانے کے لئے کوئی نہ کوئی طریقہ ہونا چاہیئے یہ تو نہیں ہونا چاہیے کہ پانچ سال کے لئے ایک اسمبلی ہے اور اس گاؤں کا مخالف اسمبلی میں ہے تو وہ پانچ سال کے لئے انتظار کرتا رہے۔ جناب والا ! اس کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا چاہیئے۔

راجہ نادر پرویز خان : جناب والا ! میری گزارش سنیں۔ I have got an answer for that ایک تو گورنمنٹ کوٹہ دیتی ہے ممبران پارلیمنٹ کو، in certain cases ہمارے جو ممبران ہیں وہ اپنے تعمیر وطن پروگرام سے بھی فنڈز منظور کراتے ہیں بجلی

لگانے کے لئے اور اس فنڈز سے بھی واپڈا بجلی لگاتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی جگہ مناسب ہے، آبادی ٹھیک ہے لیکن وہاں کوئی ایم این اے بجلی دینے کے لئے راضی نہیں ہوتا تو پھر کیا ہو گا۔

Raja Nadir Prvaiz Khan: Sir, we have got very limited funds for rennovation and extension work by the WAPDA where ther is village electrification, it is purely done on the recommendation by the member of the Parliament.

راجہ محمد افضل خان: میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

ایک معزز رکن: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ چلیں جی، آپ بات کر لیں۔

راجہ محمد افضل خان: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ طارق چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ جہاں کوئی ممبر پارلیمنٹ اپنا کوٹہ نہیں دے گا تو وہ گاؤں بجلی حاصل نہیں کر سکے گا۔ تو میں اس گاؤں کے عوام کی طرف سے گزارش کروں گا طارق چوہدری صاحب سے کہ یہ اپنے کوٹہ سے اس گاؤں کو بجلی بہم پہنچائیں کیونکہ ان کی اپنی تو کوئی constituency نہیں ہے، ایم این اے ہاسٹل ہی ان کی constituency ہے اس لئے مہربانی کر کے اس گاؤں کو بجلی پہنچانے کی سفارش کر دیں۔

جناب چیئرمین: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا ہے۔ ملک فرید اللہ خان صاحب۔

ملک فرید اللہ خان: میں وزیر صاحب کی امداد کرتے ہوئے اتنا کہوں گا کہ صرف ایم این اے، سینیٹر اور ایم پی اے کا کوٹہ نہیں ہوتا ہے بلکہ میں Provincial ADP، جس کو Provincial Programme اور Divisional Programme جو کہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں، اس میں بھی باقاعدہ واپڈا کی طرف سے electrification ہوتی ہے۔ ۱۰-۱۵-۲۰ گاؤں ہر سال ADP regular کا حصہ بنتے ہیں تو یہ جو سینیٹرز اور ایم این اے کا کوٹہ ہے یہ بھی ایک طریقہ کار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ واپڈا جو ہے اپنی

priorities کے مطابق ADP بنا کر گاؤں کو بجلی بہم پہنچاتی ہے۔ ہمارے Frontier میں ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے، اسی طرح پنجاب میں ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہے، Frontier میں Divisional Commissioner کی میٹنگ کے بعد یہ پروگرام PND کے پاس جاتا ہے اور پھر اس کی منظوری دی جاتی ہے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: کیا وزیر صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ پارلیمنٹ کے ممبران کے علاوہ وزیر پانی و بجلی کا اپنا کوٹہ بھی ہے اگر ہے تو کیا اس کوٹہ میں سے اس گاؤں کو بجلی نہیں دی جا سکتی ہے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب والا! ۱۰۰ گاؤں کا کوٹہ وزیر اعظم اور ۵۰ گاؤں کا کوٹہ وزیر پانی و بجلی کے لئے ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: اور وزیر مملکت کا بھی ہے کوئی۔۔۔

راجہ نادر پرویز خان: نہیں جی، ابھی تک کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی اگلا سوال ۴۰۔

40. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the street lights in CDA block Nos. 27-A to 35-A, Sector G-8/1, Islamabad, are defective; if so, the time by which these will be put in order ?

Jam Muhammad Yousaf: Yes. A few street lights in CDA block No. 27-A to 35-A in Sector G-8/1, Islamabad were out of order which have now been set right. At present all street lights in that area are in proper working condition.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال ۴۱۔

41. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that there are mineral deposits in villages Bharary, Baghpur Dheri, Narota and Pakshahi, District Haripur; if so the time by which a complete survey will be conducted in these areas ?

Ch. Nisar Ali Khan: No. As per present record of the Geological Survey of Pakistan, no significant mineral deposit has been reported from the areas referred to in the question.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال، کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال ۴۲۔

42. ***Mr. Bostan Ali Hothi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the number of agreements signed during the regime of Ms. Benazir Bhutto to explore oil and gas, indicating also the extent of their implementations;

(b) the steps taken by the present government to explore oil and gas so far, indicating also the achievements in this regard; and

(c) the time by which Pakistan will be self-sufficient in oil production ?

Ch. Nisar Ali Khan: The information is being collected and will be placed before the House as soon as possible.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال ۴۳۔

43. ***Mr. Bostan Ali Hothi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the present stage of work on Sandak Project and the time by which the project will start functioning; and

(b) the number of persons belonging to Balochistan Province employed in this project?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) (1) Project Works by MCC.

(a) **Mine**

Levelling needed for mine preparation has been completed while about 9% of pre-stripping work (about 1.5 million tonnes) has been done.

(b) **Machinery Imports**

Machinery/equipment weighing more than 20,000 tonnes and costing about $50 million has been supplied by Chinese against their suppliers credit of $84 million.

(c) **Plant Construction**

Construction work on various plant facilities i.e. concentrator, smelter and other ancillary facilities is in progress and is ahead of schedule for various construction works.

(d) **Manpower**

800 Chinese skilled workers are working at project site.

(2) Infrastructure Works by RDC.—Progress of infrastructure works financed by GOP is as under :—

(a) **Power Plant**

Contract for supply of main power plant of 50 MW has been signed with M/s Siemens and negotiations for buyers credit are in progress. Against interim power requirment, units of 3.5 MW have been arranged and rest 2 MW is under procurement.

(b) **Water Supply**

Interim water supply of about 900 tonnes per day has been arranged through bowsers while contracts for development of 8 tube wells and laying of about 39 KM supply pipeline from Tahlab to Saindak have been signed with Hydrogeology Department of WAPDA and Sui Southern Gas Company respectively.

(c) **Rail Track**

37 KM rail spur from Taftan to Saindak is under construction by RAILCOP, a subsidiary of Pakistan Railway and 17 KM rail track has been laid.

(d) **Housing**

Bachelor accommodation for 830 persons has been constructed, while tenders have been floated for the construction of 56 family quarters.

(3) Infrastructure Works by Government of Balochistan.—The Government of Balochistan is financing construction of a 20 bed hospital and a middle school at Saindak and 37 KM Tahlab-Saindak road. The construction of school and hospital has reached the roof level while earthwork of road has been nearly completed.

(4) Target Completion Date.—The project is schedule to start functioning in August, 1995.

(b) 209.

سید اقبال حیدر: کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

سید فصیح اقبال: ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سید فصیح اقبال: یہ سنیڈک کے بارے میں سوال ہے، اس میں ملازمین کی تعداد کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ ۲۰۹ ہے۔ یہ کیا بلوچستانیوں کی تعداد ہے یا کل ملازمین کی تعداد ہے۔

جناب چیئرمین: Present stage of work on Sandak Project.

جناب فصیح اقبال: یہ stage by stage لکھا ہوا ہے۔

Mr. Chairman: Number of employees in this project.

یہ ۲۰۹ لکھا ہوا ہے۔ کیا یہ غلط ہے۔

سید فصیح اقبال: جی ہاں، ۲۰۹ سے زیادہ ہیں۔ کیونکہ جب ۸۰۰ چائنیز ہیں اور مختلف قسم کے دیگر ملازمین ہیں جو مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں۔ تو دو سو سے زیادہ تو وہی ملازمین ہوں گے۔

Ch. Nisar Ali Khan: It says the number of persons belonging to Balochistan Province employed in this project this is not the total member of people employed, this is only those belonging to Balochistan 209, total employees are more.

سید فصیح اقبال: جناب والا! وہاں کوئی ۱۲۰۰ کے قریب آدمی ہو گئے ہیں جن میں مالی چپڑاسی، چوکیدار یعنی نیچے گریڈ کے جو ملازمین ہیں۔ تو میں وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ جہاں اس کا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں سے ہی اس میں آفیسر بھی لئے جائیں۔

چوہدری نثار علی خان: میں نے پہلے بھی اسی ایوان میں بتایا تھا کہ گورنمنٹ کی clear cut instructions ہیں اس سلسلے میں کہ سنیڈک پراجیکٹ میں جہاں بھی availability local ہو اس کو بھرتی کیا جائے اور میں معزز رکن کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کر دوں کہ کئی جگہ ہم نے qualification کو نیچے کر کے بلوچستان کی جو لوکل population ہے اس کو ہم نے accommodate کیا ہے اور اگر یہ کوئی ایک بھی instance بتا دیں سینڈک

میں کہ جہاں لوکل ورک پاور موجود ہونے کے باوجود ہم نے کہیں باہر سے بھرتی کیا ہے تو میں ان کے سامنے جواب دہ ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ اگلا سوال ۴۴۔

44. *Mr. **Bostan Ali Hothi:** Will the Minister for Culture and Sports be pleased to state :

(a) the number, names and other particulars of Pakistani Actors/Actresses and Artists issued N.O.Cs to proceed to India; and

(b) the action, if any, taken against those Pakistani artists who visited India without the permission of the government?

Sheikh Rashid Ahmad: (a) Till the abolition of NOC in September, 1989 a total of 73 artists, musicians Actors/film producers and Qawwals proceeded to India after obtaining N.O.C. from this Ministry. List showing their names, concerned field and date of issue of N.O.C. is attached (Annex-I).

(b) This Ministry is not aware of any such artists who proceeded to India without obtaining N.O.C. from this Ministry during this proceed.

Annex-I

LIST OF ACTORS/ACTRESSES/ARTISTS ISSUED N.O.C.s TO PROCEED TO INDIA

S.No.	Name of Artists	Date of Issuance of N.O.Cs
	1981	
1.	Miss. Sabra Begum (Asha Posley), Singer	12-04-1981
	1983	
2.	Mrs. Bilquees B. Khanum, Singer	14-05-1983
3.	Mrs. Jharna Ghosh (Shabnum), Film artist and Mr. Robin Ghosh	22-05-1983
4.	Mr. Nisar Bazmi, Music composer.	22-05-1983& 16-09-1989
5.	Aziz Mian Qawwal with 4-members.	06-09-1983 & 01-02-1989

S.No.	Name of Artists	Date of Issuance of N.O.Cs
6.	Mr. Salamat Ali Khan, Musician.	29-09-1983
7.	Ustad Hameed Ali Khan & Ustad Fateh Ali Khan, Radio & TV Singers.	29-12-1983
	1984	
8.	Mr. Sohail Ahmad Rana, Music Composer.	07-02-1984
9.	Mr. Chiragh Din, Drama artist.	08-02-1984
10.	Master Sharfuddin Asadi, Instrumentalist/artist.	12-02-1984
11.	Mr. Wahed Nizami, Qawwal with 6 accompanists.	03-04-1984
12.	Mr. Ghayyur Akhtar, TV artists.	24-04-1984
13.	Mr. Mohammad Ashraf Sharif, Musician.	24-05-1984
14.	Sayan Chaudhry & her accompanists (Singer).	June, 1984
15.	Mrs. Shamim Ara, Film artist/producer.	02-08-1984
16.	Mr. Faisal Rehman, Film Artist.	04-09-1984 & 28-04-1987
17.	Mst. Kishwar Sultana Bahar, Film artist.	04-09-1984
	1985	
18.	Mr. Munir Hussain, Radio/Film Singer	08-10-1985
19.	Mr. Javed Sheikh, Film artist.	24-12-1985 & 30-04-1986
20.	Mr. Moin Niazi, Singer.	26-12-1985
	1986	
21.	Miss. Afshan Ahmed, TV artist.	06-01-1986
22.	Mst. Surriya Khanum, Singer	13-01-1986
23.	Mr. Mohd. Tufail Niazi, Radio/TV artist.	06-02-1986
24.	Syed Saqlain Ahmad Rizvi, Film artist.	23-02-1986
25.	Mst. Gulshan Ara Syed, Singer.	03-03-1986
26.	Miss. Neelofar Abbasi, Radio artist.	16-03-1986
27.	Mr. Mohd. Ali & Mrs. Zeba Ali Film artists.	26-03-1986 & 22-10-1987 & 06-06-1988
28.	Mr. Sahrish Khan, TV artist.	15-05-1986
29.	Mr. Moin Akhtar, TV/stage artist.	22-09-1986
30.	Mr. Dilshad Hussain, Musician.	07-10-1986
31.	Mr. Badur-uz-Zaman, Musician.	27-10-1986
32.	Mr. Haodil Islam, TV artist.	02-11-1986
33.	Syed Mohd. Baqir Ali, TV artist.	21-03-1986 & 18-11-1986

S.No.	Name of Artists	Date of Issuance of N.O.Cs
	1987	
34.	Mr. Kamal Ahmad Rizvi, Play-wright.	21-01-1987
35.	Miss. Shiba But, Drama artist.	01-03-1987
36.	Ghulam Farid Sabri, Qawwal and his party (18-member).	03-03-1987
37.	Miss. Perveen Boby, artist.	18-03-1987
38.	Miss. Faiza Hassan, TV artist.	22-03-1987
39.	Mr. Karim Shahabuddin, artist.	09-04-1987
40.	Mr. Saleem Nasir, TV artist.	23-06-1987
41.	Mrs. Rashma, Singer	15-07-1987
42.	Miss. Rohi Bano, TV/Film artist.	23-07-1987
43.	Mr. Habib-ur-Rehman, Film artist.	23-09-1987
44.	Mr. Gul Akbar Afridi, Chairman Pushto Film Committee with 20 accompanists from Film Indusrty.	15-12-1987
	1988	
45.	Abdul Satar Tari, artists.	05-01-1988
46.	Mr. Amjad Ali Khan, Classical Vocalist.	08-02-1988
47.	Mrs. Abida Khanum, Singer	23-02-1988
48.	Mr. Latafat Ali Khan, artist	25-02-1988
49.	Mrs. Ishrat Hashmi, TV/Drama artist.	14-03-1988
50.	Mst. Abida Parveen, Ghazal Singer	21-03-1988
51.	Mst. Mumtaz Kanwal, TV artist.	26-04-1988
52.	Mr. Iqbal Qureshi, casual TV artist.	02-05-1988
53.	Mr. Mohd Yousaf, Radio/TV artist.	20-05-1988
54.	Mst. Tayyaba Ishrat (Nayyar Sultana) Film artist.	20-06-1988
55.	Mrs. Sabiha Raza, Film artist.	27-06-1988
56.	Mr. Mahboob Alam, TV artist.	15-10-1988
57.	Mr. Ghulam Ali, Ghazal Singer.	08-12-1988
58.	Mr. Eijaz Hussain Hazarwi, Ghazal Singer.	15-12-1988
59.	Mr. Imran Peerzada, TV artist.	22-12-1988
60.	Munni Begum, Ghazal Singer.	22-12-1988
	1989	
61.	Miss Nasreen Rizvi (Kavita) Film artist.	08-02-1989
62.	Mst. Babra Sharif, Film artist.	01-03-1989
63.	Nusrat Fateh Ali Khan Qawwal & his party.	16-03-1989
64.	Mr. Jamil Bismil, TV artist.	10-04-1989
65.	Mr. Alamgir Haq, Singer with 6 accompanists.	29-04-1989
66.	Mr. Talat Hussain TV/Film artist.	01-06-1989
67.	Mr. Pervez Mehdi, Singer	05-06-1989
68.	Miss. Haseena Moin, Playwright.	18-06-1989

69.	Mr. Ali Hassan & Mr. Abad ali, Musicians.	24-06-1989
70.	Mr. Tariq Aziz, TV compere.	05-07-1989
71.	Mr. Rajab Ali, Singer.	26-08-1989
72.	Mr. Atta Ullah Khan Niazi, folk Singer with 2 musicians Mr. Babar Ali & Sabir Ali.	18-09-1989
73.	Miss. Zeba Bakhtiar with two accompanists namely Dr. (Mrs.) Anwar Ahmad Jan Hajira and Mr. M. Saleem.	25-09-1989

ڈاکٹر محمد ریحان : میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس دوران بتایا ہے کہ اتنے Actors اور Actress انڈیا چلے گئے تھے لیکن اس دوران کتنے انڈیا کے Actress اور Actors پاکستان آئے تھے۔

شیخ رشید احمد : نوٹس چاہیئے۔

Mr. Chairman : Fresh notice.

ڈاکٹر محمد ریحان : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کے پاکستان آنے سے پاکستان کو کتنا زر مبادلہ حاصل ہوا تھا۔

شیخ رشید احمد : یہ میں بتا دوں کہ یہ ہمارے دور اقتدار سے پہلے پروگرام ہوا تھا اور یہ سلسلہ پچھلے دور میں ہی ختم کر دیا گیا تھا اور زر مبادلہ کے لئے مجھے fresh notice چاہیئے ہو گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا! بات یہ نہیں ہوتی ہے کہ یہ کام ہمارے دور میں ہوا ہے یا پچھلے دور میں بلکہ جواب گورنمنٹ کی طرف سے ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے پاس ریکارڈ ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی information نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان : وہ تو صحیح بات ہے لیکن یہ بات نہیں ہونی چاہیے کہ ہماری گورنمنٹ تھی یا پچھلی گورنمنٹ تھی۔ بات پاکستان کی گورنمنٹ کی ہے۔

جناب چیئرمین : آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ راجہ محمد افضل خان صاحب۔

راجہ محمد افضل خان : جناب والا! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ

انڈیا سے آنے والوں کا جواب تو نہ دے پائے لیکن جب یہ امریکہ تشریف لے گئے تھے تو ان کے ساتھ کتنے artists تشریف لے گئے تھے؟

شیخ رشید احمد: جناب کوئی artist نہیں گیا تھا۔

جناب چیئرمین: کوئی نہیں گیا جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب وزیر موصوف نے امریکہ اور برطانیہ سے میڈونا اور مائیکل جیکسن کو بلانے کا ایک عزم اور وعدہ کیا تھا قوم سے وہ کب یہ پورا کریں گے؟

شیخ رشید احمد: Fresh سوال دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ نے دیکھا ہے کہ شیخ صاحب سمجھدار ہو گئے ہیں۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

(مداخلت)

ڈاکٹر محمد ریحان: جناب کیا وزیر صاحب یہ بتائیں کہ وہ ایک artist کو کیسے define کرتے ہیں کیونکہ ابھی انہوں نے کہا کہ وہ امریکہ بغیر کسی artist کے گئے ہیں کیسے define کرتے ہیں کہ artist کون ہوتا ہے؟

شیخ رشید احمد: سوائے ممبران کے اور ہمارے گیا ہی کوئی نہیں ہے تو ظاہر ہے ممبران آرٹسٹ تو نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 45۔

45. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of employees whose services have been terminated from the Mardan Scarp Project of WAPDA indicating also their names, designations and date of appointment separately in each case ?

Jam Muhammad Yousaf: The number of employees whose services have been terminated from the Mardan Scarp Project is 167. A list showing their names, designations and dates of appointment has been placed in the Senate Library.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد ریحان: یہ 167 ملازمین کو مردان SCARP سے انکی services ختم کی گئی ہیں۔ اس list کے مطابق ان میں سے کچھ ایسی عمر کو پہنچ گئے ہیں کہ وہ میرا خیال ہے overage ہو گئے ہیں تو وزرات کے ہاں کوئی تجویز زیر غور ہے کہ صوابی SCARP میں دوبارہ کھپایا جائے یا اور کسی technical محکمے میں ان میں، کیونکہ بے روزگاری کا مسئلہ ہے؟

راجہ نادر پرویز خان: جناب یہ جو 167 آدمی ہیں جنکی سروسز terminate کی گئی ہیں mostly جناب ان کو صوابی SCARP میں obsorb کریں گے جو لوگ بچ جائیں گے ان کو انکی monthly salary، جتنی سروس انہوں نے کی ہے جتنے سال کی ہے اسکے مطابق ان کو ادائیگی کی جائیگی۔

جناب چیئرمین: اور کوئی سوال نہیں ہے۔ اگلا سوال 46۔

46. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :—

(a) the number of applications received in the billing section, Islamabad for the change of names etc. in the electricity bills for Pak PWD flats, G-9/2, Islamabad; indicating also the action taken on these applications; and

(b) the number of such applications lying pending indicating also its reasons and the time by which they will be disposed off ?

Jam Muhammad Yousaf: (a) Nil.

(b) In view of reply at (a) above, no applications are pending.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سید اقبال حیدر: جناب but the answer is not there.

جناب چیئرمین: جی آپ کے سوال کے مطابق ہیں۔

سید اقبال حیدر: جناب سوال یہ ہے کہ ان کے پاس کتنی درخواستیں التواء میں ہیں---

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کوئی pending نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر: جی ہاں! لیکن میرے پاس اتنی ساری درخواستیں جن کی فوٹو کاپیاں میرے پاس موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ نے پوچھنا تھا ناں کہ میرے پاس کتنی pendings ہیں۔

سید اقبال حیدر: میرے پاس نہیں انکے پاس pendings ہیں جو واپڈا کے دفتر میں دی گئی ہیں میں اپنے وزیر محترم سے درخواست کروں گا کہ وہ واپڈا کے بہکانے میں نہ آئیں واپڈا ویسے ہی منتخب نمائندوں اور وزراء کے پیچھے پڑی ہوئی ہے پہلے بھی رہی ہے اور میں اپنے بھائی نادر پرویز صاحب سے عرض کروں گا کہ ان کے بتائے ہوئے جواب پر اعتماد نہ کریں اسکے اوپر تحقیقات کریں میں آپ کو ابھی یہ درخواستیں دے رہا ہوں جو کہ pendings ہیں۔ جناب آپ اس officer کو اس House میں بلوائیں اور اس سے پوچھیں یہ جو التواء میں پڑی درخواستوں کی کاپیاں میں نے آپ کو فراہم کی ہیں اس نے یہ جھوٹا بیان دے کر اس House کا استحقاق بھی مجروح کیا ہے اور آپ کو بھی شرمندہ کروا رہا ہے اور آپ کی حکومت کو بھی بدنام کر رہا ہے۔

جناب چیئرمین: بہر حال یہ دیکھ لیں گے۔

راجنادر پرویز خان: جناب انہوں نے میرے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے میں اسکا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: نہیں اعلان جنگ کوئی نہیں ہوا کہتے ہیں کہ یہ دیکھ لیں کہ اگر واقعی غلط ہے۔۔۔

راجنادر پرویز خان: جناب میں ان کو شرمندگی سے بچانے کے لئے I assure him that the worthy member of the Senate کہ ان کو اس سوال کا جواب on the floor of the House If anybody is involved Sir, we will take a دیا جائیگا۔ serious disciplinary action against that officer. لیکن جناب یہ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو چیز record پر آچکی ہے درستگی نام کے لئے جو ہمیں WAPDA

And there is no application pending ہے۔ NIL کی طرف سے جواب ملا ہے وہ but I will go into it Sir.

سید اقبال حیدر: جو درخواستیں میں نے آپ کو دی ہیں یہ pendings ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ۹/۲ کے بارے میں آپ کہہ رہے ہیں ناں۔ This is only G-9/2 not pending in respect of some other sector.

اقبال حیدر صاحب! آپ کے پاس جی ۹/۲ کی ہیں؟

سید اقبال حیدر: جی ۹/۲ کی ہیں جناب۔

Mr. Chairman: Next Question is No. 47, Iqbal Haider Sahib.

47. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that undue delay of 3 to 6 months are being caused in payment of monthly rent to the landlord/owners of the houses hired by the Government for government employees, if so, the steps taken by the Government to make the payment of rent to these landlords on time ?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: No. The payment of rent upto 30-11-1992 has been made to the landlords for all the hired houses in Islamabad except for 21 houses. The payment in these cases could not be made due to change of ownership and pendency of enhancement/revision of rent etc.

Syed Iqbal Haider: The honourable Minister has conceded that the payment of the hired houses is not being made at least in respect of 21 houses, my question is why this delay has been taking place in this case ?

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب والا! اس میں مجھے یہ توقع تھی کہ اسکے اوپر ہمیں شاباش بھی دیں گے کہ ہم نے record قائم کیا ہے کہ اسلام آباد میں تمام گھروں کو ہم نے وقت کے اندر کرایہ دے دیا اور ہم نے دو تین مہینوں کے اندر یہ تبدیلی لائی ہے اور ہمیں اس achievement پہ شاباش ملنی چاہیئے تھی وہ کہتے ہیں میں concede کر رہا ہوں۔

بات یہ کہی گئی ہے کہ 21 گھر ایسے ہیں جن میں گھر کے مالک کا نام تبدیل ہوا ہے کہیں اور منتقل ہوا ہے technically ہم ایسے ہی تو پیسے نہیں بانٹ سکتے۔ ان کو بھی ہم

cover کرلیں گے انشاء اللہ دیر نہیں لگائیں گے لیکن یہ record ہے کہ ہمارے محکمے نے تین مہینے کے اندر اسلام آباد میں تمام گھروں کو جو بھی rented houses ہیں کرایہ ادا کر دیا ہے۔

Mr. Chairman: Any othr question ?

(Pause)

Mr. Chairman: No other question. Next is 48, Iqbal Haider Sahib.

48. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that salary in new pay scales announced about 13 months back has not been paid to the employees of the Pakistan Hydrocarbon Development Institute in Grade 1 to 15; if so, its reasons ?

Ch. Nisar Ali Khan: Yes. The revised pay scales are not applicable to employees (Grade 1 to 15) of Hydrocarbon Development Institute of Pakistan (HDIP) because they are registered as a Trade Union with the National Industrial Relations Commission under Industrial Relation Ordinance — 1969.

Syed Iqbal Haider: Sir, my supplementary question is that the workers of the Hydro Carbon Development Institute of Pakistan may be treated as workman under the IRO 1969 but that does not deprive them or is not the ground for denying them the escalation in the pay scales announcd by the government. It can not be a justification that IRO is applicable, therefore, they are not entitled to the increased salaries.

(Pause)

ایک معزز رکن: بھائی! ہائیڈرو کاربن ڈویلپمنٹ انسٹیٹیوٹ آف پاکستان کے ورکرز کے ساتھ آپ کیوں ظلم و زیادتی کر رہے ہیں ؟

چوہدری نثار علی خان: جناب چیئرمین ! نہیں جی ہم زیادتی نہیں کر رہے وہ اپنے آپ سے زیادتی کر رہے ہیں they can not be sitting on two boats at the same time اس سلسلے میں بالکل واضح ہیں rules The Minister also happens to be the Chairman of the Board اور اس بورڈ میں واضح طور پر ہم نے decision لیا ہے کہ

اگر انہوں نے union بنائی ہے جو کہ غیر قانونی ہے اگر یہ اس سے پیچھے ہٹ جائیں تو they will be eligible for all the benefits which they will acquire automatically.

جناب چیئرمین: نہیں رول کیا کہتا ہے کہ اگر Trade Union بناؤ تو نہیں ملے گا What does the rule say ?

Ch. Nisar Ali Khan: Sir, If you want I can read it out, this is a Finance Division (Regulations Wing) directive which says :

> 'It has been decided that the new basic pay scales may be made applicable in toto to the employees of the autonomous, semi autonomous bodies, public sector corporations with the old basic pay scales at the package deal are already imposed. These instructions will however, not be applicable to those employees of banks, financial institutions, insurance corporations, employees of public sector corporations who are governed by the Industrial Relations Ordinance 1969 etc.'

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے سمجھ آ گئی۔

Syed Iqbal Haider: This is open and clear-cut violation. Sir, this is violation of the Constitution.

Mr. Chairman: No, no what it means is that those employees who bargain their terms and conditions of service under the IRO ان کو apply نہیں کرے گا اور گورنمنٹ نے ان کو دیا ہے جو بارگین This is a package deal from the government, this is waht نہیں کرتے۔ it means.

Syed Iqbal Haider: Partly right Sir, that where there is a bargaining agent it is possible but where the honourable Minister has admitted that their union is illegal and he is denying the existence of the union itself then where will be the question of bargaining. On the one hand you are saying کہ بابا تمہاری یونین ہے اسلئے ہم تمہیں تسلیم نہیں they are blowing hot and cold that. کرتے۔ اسی کے ساتھ ہم ان لوگوں کو یہ مراعات نہیں دیں گے جن کی یونین ہے اور ساتھ میں کہہ رہے ہیں---

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے۔

سید اقبال حیدر: میرا سوال یہ ہے کہ جب ایک جانب آپ ان کی Union کو تسلیم نہیں کرتے تو دوسری جانب آپ پھر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیوں کہ انہوں نے Union بنالی ہے اس لئے IRO کا اطلاق ہوتا ہے۔ جناب C.B.A. تبھی تسلیم ہوتا ہے جب کہ وہ legally instituted ہو۔

جناب چیئرمین: اگر dispute ہو جائے تو پھر۔

سید اقبال حیدر: وہ تو کہتے ہیں union ہی illegal ہے۔

جناب چیئرمین: پھر کیا کرنا چاہیئے۔

سید اقبال حیدر: میرا سوال یہ ہے کہ کیا وہاں کوئی C.B.A. ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: مجھے بالکل سمجھ نہیں آتی کہ معزز رکن کیوں اس سلسلے میں confusion create کر رہے ہیں۔ یہ ہماری plea ہے، یہ گورنمنٹ کی plea ہے، یہ Board کی plea ہے، کہ یہ جو انہوں نے Union بنائی ہے یہ illegal ہے۔ جہاں تک situation on the ground ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ union بنا لی ہے It is legally registered and now the case is under litigation. ہماری یہ plea ہے It is illegal. But what the court decides that will be in the گورنمنٹ کی کہ future۔ یہ یونین والے ہیں۔ یہ ہم سے اس بات پہ بات کرنے کے لئے تیار ہوں کہ آئندہ جب بھی Court فیصلہ کرے one way or the other whether it is in their favour or in the favour of the government, for instance it decides in their favour تو یہ جو interim period ہے اس کو یہ govern نہیں کرے گا تو ہم انہیں تمام مراعات دینے کے لئے تیار ہیں۔ But the Union is not willing to withdraw it. The Union exists on the ground, the union is registered and it is not willing to give us...

جناب چیئرمین: تو subjudice جو فیصلہ ہو گا۔

Syed Iqbal Haider: No it is not subjudice میری ایک اتنی سی گزارش ہے کہ یہ معاملہ ہے کہ بہت سارے workers کو اتنے سالوں سے salary نہیں مل رہی ہے۔ یہ ورکنگ کلاسز کا معاملہ ہے۔ ان ٹیکنیکلٹیز پر ٹرخانے سے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ C.B.A. وہاں نہیں ہے۔ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ Union illegal ہے۔

جناب چیئرمین: تسلیم نہیں کرتے ناں۔ یہ ان کی plea ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, I am saying that it is the government case. Their case is that the union is illegal.

Mr. Chairman: So, let the matter be decided by the court.

Syed Iqbal Haider: Sir, there is no CBA. Then I want to enquire, because the right of association is guaranteed under Article 17.

جناب چیئرمین: آپ اس میں کیوں پڑتے ہیں۔ آپ سوال پوچھیں۔

Syed Iqbal Haider: My question is Sir, then on what basis can you now deprive them the benefit of the new scales when you do not recognize their union, when you do not recognize their right of association, you are making them suffer on both the ways how can you do that ?

جناب چیئرمین: اس کا جواب تو آچکا ہے۔ ان کا claim یہ ہے کہ وہ یونین غلط ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صحیح ہے۔ عدالت میں مقدمہ ہے۔ فیصلہ ہوگا تو اس کے مطابق فیصلہ ہوجائے گا۔

سید اقبال حیدر: عدالت میں مقدمہ ہے ؟

جناب چیئرمین: یہ کہہ رہے ہیں ناں۔

Next question 49. Mr. Manzoor Ahmed Gichki.

49. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that under the agreement signed by the USSR and the

Government of Pakistan, the head office of the OGDC was to be established at Karachi, if so, the reasons for shifting the Head Office from Karachi to Islamabad ?

Ch. Nisar Ali Khan: No, it is not a fact.

Mr. Chairman : No supplementary questions. Next question No. 50.

50. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the date on which the Central Procurement Office of the OGDC was shifted from Karachi to Islamabad and its reasons ;

(b) whether equipments and machinery for O.G.D.C. are imported by Sea to Karachi or direct by air to Islamabad ; and

(c) whether the equipment and machinery available in Pakistan are cheaper in Rawalpindi/Islamabad markets or in Karachi ?

Ch. Nisar Ali Khan : (a) As a result of the Government's decision in 1983 to move the Headquarters of the OGDC from Karachi to Islamabad, the Foreign and local procurement sections where shiftd in March, 1985 and in November, 1986 respectively. The reasons for the shifting of OGDC Headquarters including Procurement Section were to have better liaison with the Ministry of Petroleum & Natural Resources and with all other related Ministries/ Divisions of the Government *viz* Ministry of Finance, Ministry of Commerce, Chief Controller of Import & Exports and the Cetral Board of Revenue.

(b) The bulk of items including machinery and equipments are imported by sea to Karachi. However, in emergencies materials are air freighted either to Islamabad or Karachi depending on the sites where these are required.

(c) Purchases are generally made through press tenders and the location is immaterial.

جناب چیئرمین : سید فصیح اقبال صاحب، کوئی ضمنی سوال۔

Sir, the question was : سید فصیح اقبال

"(c) whether the equipment and machinery available in Pakistan are cheaper in Rawalpindi/Islamabad markets or in Karachi ?

and its answer is –

"(c) Purchases are generally made through press tenders and the location is immaterial."

تو یہ پرائیسیز کے بارے میں پوچھا تھا جواب کچھ اور ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

چوہدری نثار علی خان: یہ اس لئے ہے کہ جب ہم tender float کرتے ہیں تو supplier کو ہمیں راولپنڈی کے اندر equipment اور machinary supply کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے ہمارے لئے تو irrelevant ہے کہ کراچی سے لے پنڈی سے لے یا لاہور سے لے یا باہر سے لے۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب یہاں کہا گیا ہے کہ ۱۹۸۳ میں OGDC کے دفتر کو کراچی سے منتقل کیا گیا۔ اس وقت تک OGDC کے صدر دفتر کو کراچی میں رکھنے کی کیا وجوہات تھیں۔ نمبر دو یہ ہے کہ کیا اس کا صدر دفتر بلوچستان میں رکھا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر فار پٹرولیم۔

چوہدری نثار علی خان: جناب جب سے آئیل اینڈ گیس کارپوریشن establish ہوئی ہے اس کا دفتر کراچی میں ہی تھا۔ اب کیا وجوہات تھیں کہ کراچی میں یہ دفتر قائم ہوا، میں اس کے بارے میں زیادہ وضاحت تو نہیں کر سکتا۔ شائد اسی طریقے سے جس طریقے سے کئی اور Head Offices وہاں قائم ہوئے جیسے پاکستان کا Capital کراچی میں قائم ہوا اس وقت اور حالات کے مطابق شائد یہی بہتر سمجھا گیا اور شاید ایک پوائنٹ relevant یہی ہو کہ جو یہاں اب کہا گیا ہے کہ چونکہ اس وقت equipment مشینری کی کافی attraction تھی۔ تو یہ زیادہ بہتر سمجھا گیا کہ کراچی میں ہوتا کہ متعلقہ جو محکمے ہیں ان سے وہاں inter action آسانی ہو۔ بلوچستان کے بارے میں سوال کیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو اس کی ضرورت ہے اور نہ ہی اس کی کوئی justification ہے۔

Mr. Chairman: Next is Question No. 51.

51. ***Mr. Manzoor Ahmed Gichki:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that officers and employees of the O.G.D.C., working in Balochistan and Sindh with domiciles of these provinces, are frequently transferred to Islamabad despite bright prospects of the oil and gas discovery in those provinces ; and

(b) steps being taken to reduce hardship of such emplyees ?

Ch. Nisar Ali Khan: (a) Yes. The transfers are made as and when so required.

(b) Due consideration is given to employees having problems.

Mr. Chairman: Next is 52. Mr. Istiaq Azhar.

52. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of cases of theft of copper and aluminum wire and allied items occurred in Karachi Division since 1st January 1988 to 31st August 1992, with year-wise breakup, indicating also the details of items stolen, number of persons arrested on the charge of theft and stolen property recovered from the accused separately in each case ?

Jam Muhammad Yousaf: List of theft of Copper wire from the year 1988 to 1992 is attached at Annex-A, showing the location, date weight of wire stolen. Cost of wire and FIR lodged in the nearest Police Station.

In M&C East Zone and West Zone no person has been arrested so far, therefore, no recovery has been made.

In North Zone four thieves were caught and handed over to SHO. Two bags full of copper of Surjani Town were recovered.

(Annexure has been placed in the Senate Library.)

جناب چیئرمین: اشتیاق اظہر صاحب۔ کوئی ضمنی سوال۔

سید اشتیاق اظہر: میں یہ سوال کرنا چاہوں گا جناب وزیر سے کہ جو تفصیلات مہیا کی گئی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ thefts تو ہوتے ہیں لیکن چور پکڑے نہیں جاتے۔ اگر

پکڑے جاتے ہیں تو ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ کیا ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ اس سلسلے میں thefts جو کاپر وائر وغیرہ کے ہو رہے ہیں اس کو پکڑنے کے لئے انتظامات زیادہ بہتر بنائے جائیں۔ کیا حکومت کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی مسئلہ زیر غور ہے۔ اور یہ اب تک جو ہزاروں لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہو رہا ہے اس کو روکنے کے لئے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی راجہ نادر پرویز صاحب۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, there have been total 315 cases and کراچی میں وہاں یہ کیسز ہوتے ہیں جہاں تاریں باہر نکلی ہوئی ہوتی ہیں۔ زیادہ تر وہاں connection under ground ہیں۔ لیکن جو street lights ہیں جہاں copper اور alluminium کی تاریں ہوتی ہیں یہ street lights کی وجہ سے تاریں باہر نکلی ہوئی ہیں۔ جہاں سے یہ لوگ چوری کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد: جی پنجاب کی گول میز کانفرنس ہو رہی ہے ذرا توجہ دیں۔

جناب چیئرمین: جی مہربانی کر کے ذرا توجہ دیں۔ سوال کا جواب آ رہا ہے۔ جی جناب راجہ نادر پرویز صاحب۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, due to the conditions prevailing in the province it was difficult for the authorities of the programme ابھی انہوں نے KESC to take strong preventive measures. بنایا ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ اس چوری کو کم کیا جائے گا۔ اور جو culprits ہیں we will bring them to the book.

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ کوئی اور سوال۔ Next 53 Alam Ali Laleka Sahib.

53. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the percentage of the discretionary quota fixed for allotment of discretionary plots in Phase-I of the Scheme of the Federal

Government Employees Housing Foundation at the time of its initiation ;

(b) whether it is a fact that in the beginning no criteria was prescribed in the allotments under the discretionary quota of the scheme ;

(c) total number of plots allotted in Category-I of the Scheme and the names of persons to whom allotted and when ;

(d) total number of plots allotted under the discretionary quota and the names of persons to whom allotted and when ;

(e) if allotments under the discretionary quota were exceeded, what steps have been taken to cancel the cases of excess allotment under the discretionary quota, if not why ; and

(f) whether it is also a fact that some of the allottees or their dependent family members own houses/plots in other major cities in Pakistan have been again allotted plots/houses under the Scheme in the discretionary quota ?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) Five per cent of the houses in Phas-I and 12-1/2 per cent of the houses in Phase-I Extension of the Scheme were left at the discretion of the Chairman, Board of Governors, and the Executive Committee each.

(b) No. the criteria for discretionary quota was laid down from the very beginning for the deserving cases which could not fulfil the prescribed conditions.

(c) Total number of plots allotted in category-I in Phase-I and Phase-I Extension of the Scheme are 75 and 338 respectively. A list containing the names of allottees along with the dates os allotments has been placed in the Senate Library.

(d) A total of 11 plots of category-I in Phase-I and 82 in Phase-I Extension were allotted out of discretionary quota. The list containing the names of the allottees and the dates of allotment has been placed in the Senate Library.

(e) The over all allotments out of discretionary quota in Phase-I including Phase-I Extension are with in the authorised limit.

(f) There may be a few cases where allotments might have been made under discretionary quota to those who or their family members owned houses in major cities. But such details were not obtained before allotment were made in such cases by the competent authority.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد۔ کوئی ضمنی سوال۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ "ایف" کے تحت کہا گیا ہے کہ

"There may be a few cases where allotments might have been made under discretionary quota to those who are their family members, owned houses in major cities. But such details were not obtained before allotments were made in such cases by the competent authority."

ایسا کیوں ہے۔ یہ تو بہت ضروری چیز ہے کہ جب بھی آپ discretionary quota کو استعمال کرتے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کہ اس کے پاس پہلے سے plot نہ ہو۔ تو یہ information کیوں نہیں لی گئی۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر فار ہاؤسنگ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب چیئرمین ہماری سرائیکی میں کہتے ہیں کہ "جاوں کئی تے چاوں گئی"۔ یعنی کرلے کوئی بھرے کوئی۔ جناب! جب ہم نے آکر دیکھا تو یہ بات کی ہے کہ یہ بھی چاہیئے تھا کہ یہ دیکھا جائے کہ جن officers کو یہ plot allott کئے گئے ہیں ان کے مختلف شہروں کے جو رشتہ داروں کی list ہے وہ بھی اس وقت پیش کی جانی چاہیئے تھی۔ اس کو نظر انداز کیوں کیا گیا میں نے وہاں پہ بھی یہ سوال کیا تھا اور انشاء اللہ اس کو دیکھیں گے کہ کیوں یہاں پہ یہ omission کی گئی ہے۔ اور اس کے اوپر inquiry کریں گے۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد: جناب وزراء کے لئے جو رہائش گاہیں ہیں اس میں سے کتنی ٹپک رہی ہیں۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: یہ ابھی بنی نہیں ہیں ٹپکیں گی کیا۔

جناب چیئرمین: جو وزراء کے لئے بنی گئے ہیں۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: وزراء والی بھی اس میں تقریباً خاصی ٹپکی ہیں۔

Mr. Chairman: Next question No. 54.

54. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that most of the Category-III houses in Sector G-10/2, Islamabad, are leaking and many complaints have been lodged with the concerned inquiry office; if so, their details and action, if any, taken on these complaints ?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: Leakages in the bath rooms, floors and top roofs of some of the category III flats in G-10/2 sector Islamabad were reported by the occupants. Out of 64 complaints lodged with the Inquiry Office of Pakistan PWD during the calendar year 1992, about 50 have since been attended and deficiencies removed. The rectification work on the remaining complaints is in progress.

The details are annexed.

Annex

LIST OF THE COMPLAINTS ATTENDED FROM 01-01-1992 TO ONWARD

S. No.	Date of Complaint Received	Complaint Nos.	Block/Flat Cat. III	Remakrs
1.	05-01-1992	1023	13/6	Complaint attended and defect rectified.
2.	06-01-1992	1037	26/5	—do—
3.	06-01-1992	1039	34/3	—do—
4.	19-01-1992	1137	33/2	—do—
5.	20-01-1992	1156	14/4	—do—
6.	21-01-1992	1161	32/2	—do—
7.	21-01-1992	1167	13/1	—do—
8.	23-01-1992	1177	36/4	—do—
9.	27-01-1992	1205	32/2	—do—
10.	04-02-1992	1272	8/1	—do—

1	2	3	4	5
11.	15-02-1992	1383	15/5	Complaint attended and defect rectified.
12.	23-02-1992	1463	19/5	—do—
13.	29-02-1992	1525	33/2	—do—
14.	29-02-1992	1531	6/3	—do—
15.	14-03-1992	1660	31/5	—do—
16.	14-04-1992	1915	10/2	—do—
17.	02-05-1992	2112	36/4	—do—
18.	16-05-1992	2296	35/6	—do—
19.	19-05-1992	2361	22/5	—do—
20.	23-05-1992	2390	26/4	—do—
21.	01-06-1992	2501	35/7	—do—
22.	02-06-1992	2519	26/6	—do—
23.	07-06-1992	2557	33/6	—do—
24.	14-06-1992	2630	34/3	—do—
25.	22-06-1992	2735	10/6	—do—
26.	24-06-1992	2766	15/6	—do—
27.	13-07-1992	100	35/4	—do—
28.	13-07-1992	101	33/2	—do—
29.	15-07-1992	141	8/2	—do—
30.	15-07-1992	152	26/4	—do—
31.	18-07-1992	183	34/4	—do—

1	2	3	4	5
32.	18-07-1992	189	26/3	Complaint attended and defect rectified.
33.	21-07-1992	246	35/6	—do—
34.	25-07-1992	302	5/2	—do—
35.	25-07-1992	308	30.7	—do—
36.	25-07-1992	314	21/6	—do—
37.	02-08-1992	437	32/6	—do—
38.	04-08-1992	462	24/1	—do—
39.	04-08-1992	469	33/3	—do—
40.	09-08-1992	541	10/6	—do—
41.	11-08-1992	565	24/4	—do—
42.	11-08-1992	571	3/6	—do—
43.	12-08-1992	585	20/6	—do—
44.	15-08-1992	645	6/6	—do—
45.	17-08-1992	674	5/2	—do—
46.	22-08-1992	730	18/4	—do—
47.	12-09-1992	955	27/7	—do—
48.	20-09-1992	1227	1/4	—do—
49.	20-09-1992	1237	27/6	—do—
50.	22-09-1992	1268	33/3	—do—

Note :—Complaint of Flats No.s 5/3, 16/6, 21/3, 30/6, 25/5, 35/6, 35/4, 12/02, 1/2, 28/3, 6/2, 12/3, 31/2, 28/1, Category-II G-10/2 are under process/action.

Mr. Chairman: No supplementary. Next question No. 55.

55. ***Mian Alam Ali Laleka:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that Electricity and Water has not been provided in Category-V Flats of Blocks Nos. 39 to 46 in Sector I-9/4, Islamabad if so, the time by which these facilities will be provided ?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: The requisite payment for electric connection and installation of meters has been made to WAPDA and the matter is being pursued with the concerned authorities to provide electricity to the Block Nos. 39 to 45, Sector I-9/4 at the earliest. However, water is being supplied from the underground tanks through six community taps as an interim arrangement.

Mr. Chairman: No supplementary. Next question No. 56.

56. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that village Najaf Pur (Khan Pur Hazara) was electrified during 1981-82;

(b) whether it is also a fact that Mohallah Jhang Mera of the said village has not been electrified so far; and

(c) if the answer to (a) and (b) above is in affirmative, the time by which Mohallah Jhang Mera will be electrified by ending this discriminative treatment alongwith the justification to deprive the said Mohallah of this facility so far ?

Jam Muhammad Yousaf: (a) No. The village was electrified during the year 1978-79.

(b) Yes.

(c) Mohallah Jhang Maira did not exist at the time of electrification of Najafpur and has come up afterwards. It can be electrified if nominated by the Legislator of the are as it fulfills the criteria for electrification under Government of Pakistan criteria. The cost involved is Rs. 2,21,554.

سید اشتیاق اظہر : ضمنی سوال۔ جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ اس محلہ کو بجلی فراہم کی جاتی ہے کیونکہ معیار پر پورا اترتا ہے۔ لہذا میں سفارش کرتا ہوں کہ اس rule کو ختم کر کے ان پاکستانیوں کو بجلی فراہم کی جائے۔ کیا وزیر صاحب اس پر غور فرمائیں گے؟

Raja Nadir Pervaiz Khan: He is ready to electrify this village out of his quota, Sir ?

جناب چیئرمین: وہ کہتے ہیں کہ اپنے quota میں سے اگر آپ کہہ دیں گے تو ہو جائے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرحال آپ یہ بھی دیکھیں وہ جو بات کہہ رہے تھے کہ وہ ADP کا کوئی programme ہے۔ اس میں ہو سکتا ہے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب ہر ایک Member کو quota دیا جاتا ہے۔ جو Member urban areas سے تعلق رکھتے ہیں وہ اپنا quota دوسرے لوگوں کو دے دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئسچن ۵۷ سید اشتیاق اظہر صاحب۔

57. ***Syed Ishtiaq Azhar:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that the Housing foundation had invited applications till June, 1992 for alloting houses on onwership basis in Islamabad for Phase II; if so the time by which applications will be disposed of ?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: Yes. The scrutiny and processing of about 11,000 applications received is in hand. The allotment is expected to start by November, 1992.

Mr. Chairman: Any supplementary question.

Syed Ishtiaq Azhar: No, Sir.

جناب چیئرمین: تھینک یو جی۔ Next question ۵۸ فضل آغا صاحب۔

58. ***Eng. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that quota for Petroleum Products particularly petrol and diesel has been fixed for the District of Loralai and Musakhel if so, its reasons ?

Ch. Nisar Ali Khan: Yes, in order to curb dumping.

Mr. Chairman: Supplementary Question.

سید محمد فضل آغا: ضمنی سوال۔ جناب گزارش یہ ہے کہ لورالائی پچھلے دو تین سال سے ایک نیا ڈویژن open ہوا ہے اور یہ کوئٹہ سے ڈی جی خان کے راستے ایک major شاہراہ ہے اور major city ہے وہاں پر ہو سکتا ہے جس طرح چوہدری صاحب نے فرمایا کہ وہاں پر یہ dumping کا قصہ ہوا ہو لیکن وہاں پر دو تین پمپس ہیں اور سب کے لیے انہوں نے کوٹہ فکس کر دیا۔ میں نے چوہدری صاحب سے ویسے بھی گزارش کی تھی۔ گزارش یہ ہے کہ اگر یہ پورا پاکستان میں نہیں ہے۔ صرف موسیٰ خیل اور لورالائی کو ہم single out کرتے ہیں تو اس کے لیے وہاں پر لوگ بڑے پریشان ہیں اور حقیقت بھی یہ ہے کہ وہاں پر پٹرول کی قلت دیکھی گئی تو چوہدری صاحب سے میں یہ گزارش کروں گا کہ اس کیس کو ذرا sympathetically consider کریں اور ان petrol punp کا quota بڑھا دیں۔

چوہدری نثار علی خان: اگر معزز سینٹر ان particular cases کا نام بتا دیں تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ genuine cases کے بارے میں ہم یقیناً یہ پالیسی review کریں گے۔

اخونزادہ بہرہ ور سعید: جناب والا! سید محمد فضل آغا نے لفظ انجینئر اب شامل کیا ہے۔ کیا سید ہونا کافی نہیں؟

جناب چیئرمین: یہ کس سے سوال پوچھ رہے ہیں آپ؟

اخونزادہ بہرہ ور سعید: میں ایسے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر پوچھ رہا ہوں۔ سید تو بہت اونچا مقام ہے۔ اس کے آگے انجینئر کی کیا ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین: نیکسٹ کوئسچن نمبر ۵۹۔ سید فضل آغا صاحب۔

59. ***Eng. Syed Muhammad Fazal Agha:*** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the number of LPG agencies sanctioned during the last two years, indicating also the names of dealers with their province-wise breakup ?

Ch. Nisar Ali Khan: Appointing distributors for LPG is a

function of the marketing companies and not of the Ministry.

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ؟

سید محمد فضل آغا: نہیں جی۔

جناب چیئرمین: نمبر ۶۰ فضل آغا صاحب۔

60. ***Eng. Syed Muhammad Fazal Agha:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which electricity will be provided to Kharan ?

Jam Muhammad Yousaf: The 132/11 KV. 6.3 MVA Power Transformer alongwith 130 Kilometer Transmission Line is expected to be commissioned at Kharan Grid-Station by the end of December, 1992.

جناب چیئرمین: فرمائیں جی سوال کیا ہے؟

انجینئر سید محمد فضل آغا: سوال یہ ہے کہ خاران کے لیے بجلی کے متعلق میں نے پوچھا ہے کہ یہ 7th Plan میں include ہوا تھا، خاران اور توبہ اچکزئی دونوں۔ اچکزئی کے لیے تو سوال بعد میں آئے گا۔ خاران کے لیے انہوں نے فرمایا ہے کہ دسمبر کے آخر تک انشاءاللہ۔ یہ ایسا مشکوک سا جواب ہے۔ جو عموماً style ہے ہماری Bureaucracy کا کہ انشاءاللہ وہ مکمل function کرنا شروع کر دے گا تو اس سلسلے میں راجہ صاحب ذرا فرمائیں اور confirm کریں کہ دسمبر کے آخر تک خاران کو بجلی مل جائے گی کہ نہیں ؟

راجہ نادر پرویز خان: یہ لکھا ہے جی کہ when will electricity be provided to Kharan ? خاران میں بجلی ہے جناب۔ Through ڈیزل جنریٹر ہم بجلی ان کو دے رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک ٹرانسمیشن لائن کی بات ہے وہ دسمبر میں لگ جائے گی۔ and they will be provided electricity ابھی جناب ان کو بارہ گھنٹے کے لیے بجلی دی جاتی ہے۔ through diesel generator.

Eng. Syed Muhammad Fazal Agha: No, that is not the point. خاران کو بارہ گھنٹے کے لیے بجلی دیتے ہیں تو اس میں پچاس، سو مکانوں کو دیتے

ہیں۔ یہاں بلوچستان میں بجلی کا مقصد agriculture field کو boost کرنا ہوتا ہے۔ تو ہمیں خاران میں بجلی اس لیے چاہیئے کہ fields میں یہ جائے اور وہاں پر زراعت boost کر سکے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب انشاء اللہ دسمبر تک یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: دسمبر تک ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یہ assurance دی ہے آپ نے۔

جناب چیئرمین: بالکل دی ہے اور آپ چیئرمین ہیں assurances کے شاید۔ جی نمبر ۶۱ سید عبداللہ شاہ صاحب۔

61. ***Syed Abdullah Shah:** Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the total amount spent by the Federal Government for sending people for Haj on State expense during the years 1988-89, 1989-90 and 1990-91 with year-wise breakup ?

Maulana Muhammad Abdus Sattar Khan Niazi:

Year	No. of People Sent on Hajj on State Expense.	Expenditure Incurred
1988-89	477	Rs. 13,975,053
1989-90	441	Rs. 15,214,500
1990-91	478	Rs. 15,622,596
	Total :	Rs. 44,812,149

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری؟ نہیں ہے۔ نمبر ۶۲ بہرہ ور سعید صاحب۔

62. ***Akhunzada Behrawar Saeed:** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) the normal period after which government houses in Islamabad are white-washed; and

(b) whether it is a fact that Category-V flats in I-9/4, Islamabad are not white-washed regularly, if so, the time by which the said houses will be white-washed ?

Makhdoom Muhammad Javd Hashmi: (a) One year.

(b) No. Out of 31 blocks of category-V flats in I-9/4 sector, Islamabad white-wash was done in 20 blocks during the financial year 1991-92. The remaining blocks have been white washed during the current financial year 1992-93. The extent of maintenance of flats is determined by the allocation of funds for the purpose which generally falls far short of the actual requirements due to financial constraints.

اخونزادہ بہرہ ور سعید : ضمنی سوال۔ جناب کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ آخر اتنے فنڈز کیوں مہیا نہیں کیے جاتے کہ ان کوارٹروں کی بھی وائٹ واش ہو جائے؟ فنڈز کی scarecity کی ہمیشہ پناہ لیتے ہیں۔ یہ عجیب سا لگتا ہے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی : جناب والا! میں ایک تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فنڈز کی overall shortage تو ہے ہی۔ لیکن یہ white washing کے لیے میں کوئی white lie نہیں بولنا چاہتا۔ اس پیسے میں بھی میں، بعد میں مجھے پتہ چلا ہے میں نے وہاں پتہ کروایا ہے یہ پیسے ایسے ہی خرچ کر لیتے ہیں اور انہوں نے سولہ سال سے کوارٹر white wash نہیں کیے۔ اس کی میں inquiry کرواں گا اور میں August House کے سامنے ان کا دیا ہوا حوالہ accept نہیں کروں گا۔ اسے میں دیکھ کر انشاء اللہ آؤں گا۔

Akhunzada Behrawar Saeed: Now I am satisfied.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : This is the right attitude. عبداللہ شاہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ گیارہ اور بارہ نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جام کرار الدین صاحب نے ضروری کام کی وجہ سے مورخہ ۸ تا ۱۲ نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر عبدالجبار صاحب نے ذاتی وجوبات کب بناء پر مورخہ ۱۰ تا ۱۲ نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب محمد حمید الدین صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۱۰ نومبر تا حالیہ مکمل اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : ماسٹر علی حیدر صاحب نے گھریلو مصروفیات کی بناء پر مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب زاہد اختر صاحب نے گھریلو مصروفیات کی وجہ سے مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب ڈاکٹر بشارت الٰہی صاحب علاج کی غرض سے انگلینڈ گئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے واپسی تک کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اعجاز علی جتوئی صاحب نے علالت کی بناء پر مورخہ ۸ تا ۱۱ نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : پیر سید اسرار حسین شاہ صاحب نے علالت کی وجہ سے مورخہ ۱۲ تا ۱۸ نومبر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : اس کے علاوہ اطلاعات ہیں جی ملک محمد اجمل خان صاحب، چوہدری شجاعت حسین صاحب، سردار یعقوب خان ناصر صاحب، سید تسلیم نواز گردیزی صاحب، جام محمد یوسف صاحب، اعجاز الحق صاحب، عبدالستار لالیکا صاحب اور عبدالستار نیازی صاحب سے کہ وہ آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ ان کی کچھ مصروفیات ہیں۔

سید اشتیاق اظہر : جناب چیئرمین ! پوائنٹ آف آرڈر پر آپ کی توجہ منسٹر فار کلچر اینڈ انڈسٹریز جناب شیخ محمد رشید کے اس بیان کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو انٹرویو انہوں نے وائس آف امریکہ کو دیا تھا۔ اس میں انہوں نے کہا تھا کہ کراچی میں انسانی حقوق کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہو رہی ہے۔ میں ان کی اطلاع کے لیے یہ پرچہ یہاں لایا ہوں۔ اس میں سرورق پر ایک تصویر دی ہوئی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کتنے بڑے پیمانے پر کراچی میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین : یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔ بہرحال آپ ان کو پرچہ دے دیں۔ جی جناب فصیح اقبال صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

سید فصیح اقبال : جناب والا! میں بھی ایک مسئلے کی طرف آپ اور ایوان کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ خوش قسمتی سے ہمارے سردار احمد آصف علی صاحب تشریف رکھتے ہیں۔

میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ وہ بڑے مشہور ماہر اقتصادیات ہیں۔ ویسے بھی ان کے خیالات سے ہمارے ساتھی اتفاق کریں نہ کریں ان کی علمیت ان کی فضیلت کے قائل ہیں۔ انہوں نے سینٹ کے بارے میں پچھلے دنوں دو تین بیانات دیئے تھے۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ ابھی تک کوئی تردید نہیں آئی۔ میں ان کے ایک بیان کا تو خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور expect کرتا ہوں کہ اگر سینٹ کے براہ راست الیکشن ہوں۔ لیکن پھر وہ اختیارات۔ گورنر کی appointments کے، Judges کے لیے، پھر وہ سارے اختیارات۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں ان کو صحیح quote نہیں کیا گیا۔ Asif Sahib would you like to clarify this ?

سید فصیح اقبال: جناب والا! یہ بڑی اچھی بات ہے لیکن چونکہ ترمیم کی ضرورت ہو گی آئین میں۔ ہم ان کے ساتھ ہیں اگر وہ اپنے ایوان میں جہاں کے وہ رکن ہیں کوشش کریں۔ آپ نے بڑی اچھی تجویز دی ہے اور سینٹ ہوئی بھی چاہیئے تا کہ ہم صوبوں کی نمایندگی کر سکیں۔ اور جو زیادتیاں فیڈریشن میں یونٹوں کے ساتھ ہوتی رہی ہیں وہ سب زیادتیاں ختم ہوں گی اور برابر کا حصہ ہو گا۔

جناب چیئرمین: ان کو وضاحت کرنے دیں۔ جی آصف صاحب۔

Sardar Asif Ahmad Ali : Sir, I am grateful to you for this opportunity to clear this misunderstanding. I have always said Mr. Chairman that I have the highest regard for this honourable House and it is my belief that if we are to run as a federation the Senate of Pakistan must truly become the Upper House in Pakistan in the real sense of the word and that is my personal opinion Mr. Chairman.

Mr. Chairman : But you never said, وہ جو اخبار میں آیا ہے کہ جی zero ہیں۔ یہ وہ سب غلط ہے۔

Sardar Asif Ahmad Ali : But I had also said that the Senate should be a directly elected House in order to enjoy financial powers. That is all I have said.

جناب چیئرمین: باقی سب چیزیں غلط ہیں، انہوں نے صرف اتنی بات کی تھی انہوں نے مجھ سے ذاتی طور پر بھی آکر بات کی تھی۔

سید فصیح اقبال : میں تو ان کی اچھی چیز کی بات کر رہا تھا بلکہ میں نے کہا کہ وہ تحریک چلائیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔

جناب چیئرمین : باقی بہت سے ایسے بیانات آئے تھے تو انہوں نے ذاتی طور پر بھی مجھ سے آکر کہا تھا کہ وہ غلط ہیں انہوں نے صرف اتنی بات کہی تھی کہ جی سینٹ کو اگر براہ راست منتخب کر لیا جائے گا تو بہتر ہو گا، جی جناب تحاریک التواء لیتے ہیں، سید اقبال حیدر۔

سید اقبال حیدر : جناب والا ! یہ تو کل کے لیے رکھ دیں کیوں کہ منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ وزیر مواصلات کی تحریک التواء جو ہے---

جناب چیئرمین : تو دونوں نمبر ۲ اور ۴ کل کے لیے رکھتے ہیں. Next is No. 7.

ADJOURNMENT MOTIONS

i) Re: The Technical defects in the elevators functioning at Jinnah Terminal Karachi.

Syed Iqbal Haider : Thank you Mr. Chairman. I request that the ordinary business of the House may kindly be adjourned to consider following adjournment motion of urgent public importance.

It is reported in the daily "Dawn" Karachi dated 1st September, 1992 that barely five days after, it is going into fulfledge operation Rs. 5 billion worth New Jinnah Terminal has turned into a nightmare for the passengers, as scores of technical and other flaws keep surfacing, creating immense problems for the passengers and the airlines. The 13 small elevators installed at the terminal have proved not only to be insufficient to handle the huge turnover of passengers and other people but have also become the most unreliable since Thursday one lift or the other gaps struch trapping passengers daily.

On Thursday lift No. 2 full of people stopped in between for more than an hour since then at least 7 complaints by the passengers have ben reported. On Monday all the 3 escalators were inoperative and some technicians were trying to repair a fault. After a fw minuts they succeeded in the repairing one of the escalutors. The over-flowing water from the clock public toilet due to improper care has made the entire atomosphere of the Jinnah Terminal very offensive.

Mr. Chairman : Is it being opposed ?

Syed Iqbal Haider : Not opposed, I suppose.

Mr. Anwar Saifullah Khan : It is opposed, Sir.

Mr. Chairman : It is opposed.

Syed Iqbal Haider : Sir, there is one more aspect that I would like to highlight that Jinnah Terminal at a cost of 500 billion rupees....

Mr. Chairman : 500 billion ?

Syed Iqbal Haider : Sorry, 5 billion rupees, is a vry extravagance luxuries provided to for the people of Pakistan. Sir, the Restaurants in this Jinnah Terminal are charging high rates from ordinary people. You will be shocked that even Shereton Hotel is charging less. Twenty rupees for the Coca Cola and 25 rupees for a cup of Coffee, such are not even the charges of the biggest five star hotel. Sir, is this a place of service or extorting money from the people and besides this, the passengers have to undergo torture and agony of the inoperative escalators and the overflowing toilets and Sir, if you have a chance for passing through the long distance of the passage provided in the Jinnah Terminal there should have been walking escalators there but, they have spent five crores rupees on mere shangliers in the Jinnah Terminal instead of providing money for the walking escalators. These are the wrong priorities, this is a sheer wastage of money and five crore rupees shangliers can this poor nation afford it any you can't even provide proper escalators walking escalators or do anything for the convenience of the people, and people are being flees Sir. It is the crime to enter into restaurant of the Jinnah Terminal, charging 20 rupees for a Coca Cola and 25 rupees for a Coffee is criminal act, Sir, if I really condemn it and the Ministry must take action against this blatent extortion .....

(Interruption)

Syed Iqbal Haider : They have to because they are waiting for the flights which are late. You ask for a Coca Cola the ordinary people do pay, it is in the heat, it is not like Islamabad which is cool and relaxed atmosphere.

Mr. Chairman : Yes Anwar Saifullah Sahib.

Mr. Anwar Saifullah Khan : We should offer the honourable Senator a cool drink too Sir. Sir, I would like to submit here that we appreciate whatever the honourable Senator has said.

And it is for his information and information of this august House, that this terminal was inaugurated on the 26th of August of this year and as you are aware Sir, it is something novel, it is something different, for the first time in the history of Pakistan we have a modern terminal, we can be proud of, in fact, it is as good if not better than any terminals anywhere in the world, specially in the developed world. Sir, as you realize it is a new terminal, there are always teething problems. Our people who are manning these various services are new, so you see the passengers are not used to using these services. In fact, there is a tendency in our country that there is one passenger and there are ten visitors to see him of so with all this extra load sir, some of the lifts some of the escalators were not fuctioning and I have sir, if you allow me, answers to the specific questions that were raised by the Senator. In fact Sir, all the elevators and lifts are self operating Sir. Elevator No. 14 did stop with some passengers in it once only and that too Sir, due to mishandling by the passengers. Sir, because they were, you know, pressing all kinds of buttons up and down Sir. And now Sir the CAA personnel are manning these lifts so there are no problem. As far as elevator No.2 is concerned it never stopped between floors with people, so that is not correct Sir. The 3 escalators Sir in concourses reportedly inoperative were intentionally switched off temporariy because of the unavoidable rush and misuse by the general public Sir.

Sir, as far as, the drainage lines of the toilets are concerned the toilets that are provided there Sir, the general public who were using the concourses Sir threw all kinds of bones, debries, canes of juices, baby nappies, sanitary towels etc. Sir which chocked the toilets, these of course have not cleared and in fact there is somebody who is advising the people, the users, not to throw things into these toilets. Sir I would like to assure the honourable Senator that the Jinnah Terminal is equipped with modern and sophisticated electrical mechanical and electronic systems and it will take Sir sometime for passengers to familiarize themselves with these. So I would request him Sir that after all we have to grant that, there are always teething problems, it is, as he very rightly said Sir. It is something which has cost five billion rupees and it is a very sophisticated terminal and it has very sophisticated equipment so it will take some time for our passengers for our people and for the personnel there Sir. So I would request Sir in view of the explanation offered that the honourable Senator.....

Mr. Chairman : Do not press in the light of the statement ?

Syed Iqbal Haider : Sir there is one clarification which has not been offered by the honourable Minister about what reason or justification is there for such high exorbitant charges for refreshment

and beverages and food etc., which ordinary people consume.

Mr. Anwar Saifullah Khan : We will look into it Sir.

Syed Iqbal Haider : Please ask him to revive our old rate or give our old terminal back to us.

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, we will look into this ..

Mr. Chairman : And also I think the other point that he made that these walk ways are required because the passages are fairly lengthy.

Mr. Anwar Saifullah Khan : Sir, they are required, we agree with the Senator and we agree with you Sir that they are being planned now Sir.

Mr. Chairman : Moving walkways .....

Mr. Anwar Saifullah Khan : The walks ways are ....

Mr. Chairman : So in the light of the statement ....

Syed Iqbal Haider : Would you please ask him to reduce the charges for beverages and food stuff at the terminal.

Mr. Chairman : He is saying that he will look into that.

Syed Iqbal Haider : Would you please do that. Would you ask them to reduce the charges.

Mr. Chairman : He is saying.

Syed Iqbal Haider : You are saying this. He should say this.

Mr. Anwar Saifullah Khan : We will look into this and try to reduce the charges. And we will also make an equiry.

Mr. Chairman : So not pressed in the light of the statement of the honourable Minister. Now there is a request from the Minister of State for Foreign Affairs that adjournment motion No. 60 be taken because he has appointments shomewhere. Sorry this is 165.

(Interruption)

Mr. Chairman : So it has been moved by these honourable Senators that this adjournment motion be taken out of turn.

(Motion adopted.)

Yes, Iqbal Haider Sahib please move this.

(ii) Re: the two Pakistani citizens caught by Indian authorities and killed in India.

Syed Iqbal Haider : Thank you Mr. Chairman. I humbly request that ordinary business of the House may kindly be adjourned to consider following adjournment motion of urgent public importance :

> "that is citizen of Islamic Republic of Pakistan Mr. Intikhab Ahmed Zia and Mr. Habibullah who had obtained a valid visa for few days in India on way to far cast, were caught by Indian authorities and were killed."

This is a matter of vital public importance as numerous terrorists from Pakistan visit India and this act of terrorism in a host country is a violation of International norms. This issue should be immediately discussed in this house.

Mr. Chairman : Yes Professor Sahib.

Prof. Khurshid Ahmed : Sir, I beg to move that the following adjournment motion be considered :

> "It has been reported in the press that two Pakistanis were tortured and killed by the Indian Security agencies and even their bodies have not been allowed to be returned to Pakistan. The families are protesting through a peaceful democratic means but there is no response."

This action of India is a challenge to the security of Pakistan and its inhabitants. This is a matter of urgent national importance and of recent occurrence. I therefore, beg to move that the normal business of the house be suspended to discuss this matter.

Mr. Chairman : Yes Raja Afzal Khan Sahib, you have adjournment motion of the same nature.

Raja Muhammad Afzal Khan : Sir, to save the time of the House I second the first mover.

Mr. Chairman : Right. Yes Fasih Iqbal Sahib.

Syed Fasieh Iqbal : I move :

"that the normal business of the house be adjourned to discuss the news item that appeared regarding the death of two Pakistani nationals namely Habibullah and Intikhab Ahmed Zia in India as a result of physical torture by the Indian Security Forces this incident has caused alarm and anger in Pakistan and merits immediate discussion in the House."

Mr. Chairman : Is it being opposed ? It is being opposed.

Mr. Muhammad Siddiq Khan Kanjoo : It is not being opposed. I will give an explanation here.

Mr. Chairman : You want to make a statement in a technical opposition hogai. So Iqbal Haider, explain briefly if you want to say anything on this.

Syed Iqbal Haider : Sir since the honourable Minister is not opposing this motion....

Mr. Chairman : But technically will be opposed.

Syed Iqbal Haider : Except on technical grounds. Sir, it is a matter of extreme grave concern for us that two citizens of Pakistan have been killed or tortured to death in India and even their dead bodies are not being received back in Pakistan and we would urge upon the Government to make every effort to investigate into the causes through international formus as to why they were tortured to death whether they were honourable legal visitors to India or as being alleged some kind of undesirable elements that has to be proved. In any case there is no reason or justification for keeping the dead bodies of Pakistani citizens in India despite the demand being made not only by the Government of Pakistan but by al the citizen. It is a unanimous demand of the people and we urge upon the Government to expedite at least the recovery of the bodies and discover the circumstances under which they were tortured to death. Thank you.

Mr. Chairman : Yes Professor Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے اور میں کانجو صاحب کا ممنوں ہوں کہ انہوں نے اس کو out rightly oppose نہیں کیا بلکہ اس ایوان میں اس موضوع پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا۔ جناب والا! سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اس ملک کے دو معزز شہری ملک کے پاسپورٹ پر ویزہ لیکر صرف ایک

ملک نہیں بلکہ چند ممالک کے سفر کے لیے جاتے ہیں اور انہیں ہندوستان کی انٹیلی جنس اغواء کر لیتی ہے لاپتہ رہتے ہیں اور بالآخر معلوم ہوتا ہے کہ انہیں دفن کر دیا گیا ہے ایک عجیب انداز میں سارا معاملہ ہوتا ہے ان کا پیسہ بھی چھین لیا جاتا ہے وہ معمولی قسم کے اور کسی غیر قانونی ذریعے سے نہیں کرتے ہیں بلکہ Herazregency ہوٹل میں رہتے ہیں جو فائیو سٹار ہوٹل ہے اس کے بعد ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مزید تین پاکستانیوں کو راجستھان کے علاقے میں مار دیا گیا۔

میری نگاہ میں یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے ایک پاکستانی کی جان کو باہر خطرہ درپیش آتا ہے یہ دراصل ملک کی security ملک کی sovereignty اور اس کی عزت ان تینوں کے اوپر حملہ ہے۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں حالیہ تاریخ میں ایک نہیں متعدد صورتیں ہیں جب ایک ملک کے کسی شہری پر ظلم کیا جاتا ہے ناجائز اسے مارا جاتا ہے تو محض احتجاج نہیں اس کے اوپر جنگیں ہوئیں یہ اتنا serious اور اہم مسئلہ ہے صرف آپ کی memory کو تازہ کرنے کے لیے میں عرض کروں گا کہ ۱۹۲۸ء میں پرتگال کی سرحد پر تین جرمن کو مار دیا گیا احتجاج کے بعد جرمن فوجوں نے حملہ کر دیا اور یہ چیز International Law کے کیسز کے اندر آئی اور Neolalia case کے اندر یہ بات واضح ہوئی ایسے حالات میں جبکہ ملک کے genuine شہریوں کو illegally مارا گیا ہو تو proportional فورس استعمال کرنے کا حق یہ principally اس judgement کے اندر enumerate کیا گیا اگر آپ reference دیکھنا چاہیں تو F. S. Norrich کی بڑی دلچسپ کتاب ہے۔ The use of force in International relation 1974. اس کے صفحہ ۲۰۲ پر یہ کیس report کیا گیا ہے پھر میں آپ کو یاد دلاؤں گا ۱۵ جولائی ۱۹۵۸ء امریکن صدر آئزن ہاور نے جب لبنان میں اپنی فوجیں بھیجی ہیں تو اس کا جو justification دیا ہے وہ یہ ہے۔ میں اس الفاظ میں quote کر رہا ہوں۔

To protect American Lives.

یہ بھی Fallsdemer documents on American Foreign Policy 1958 page 3 oath 3. اس کے بعد جو Dominican Republics دوسرے امریکن صدر جانسن نے ۲۸ اپریل کو اپنی فوجیں بھیجی ہیں تو اس پر بھی اس کا جو بتلایا ہے وہ یہ ہے۔

In order to protect American Lives.

پھر ۳۰ اپریل کے بیان میں کہا ہے۔ The troops were sent Dominican Republic in an effort to protect the lives of americans and the nationals of other countries in the face of increasing violence.

تو جناب والا! یہ اتنا serious معاملہ ہے اس پر تو قوموں نے جنگ تک کی۔ مزید آپ کو بتلاؤں کہ viewers کی war جو ہوئی تھی اس میں بھی معاملہ یہی تھا کہ تیرہ British شہریوں کو مار دیا گیا تھا اور پھر میں یہ بات بھی آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں خود حضرت قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے اسی کے متعلق معاملات پر اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ جو اس وقت اس ایوان کے سامنے لانا مناسب ہے۔

جب ۱۹۴۶ء کے Legislatures Convention دہلی میں جس میں پاکستان Resolution کی تائید کر کے، Legislature resolution کی شکل میں، Demand کو آخری شکل میں مرتب کیا تھا، اس کے Concluding session میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ ہندوستان کی مسلمانوں کی جان، مال اور عزت آبرو کو خطرہ ہو تو کیا ہو گا۔ قائد اعظم نے یہ فرمایا۔ I quote :

> "If there is any safeguard known in the world for minority Provinces, the most effective safeguard is the establishment of Pakistan. The present Constitution has safeguards also, but our safeguard serves any good. What will you do if after Akhand Hindustan is established. They are bound to change the Constitution. Who will prevent them, Five years or ten years and then if they do away with this separate electorate, what then? They will get stronger and stronger and you will get weaker and weaker and all safeguards will be blotted out one by one. We are not going to start with quarrels. We shall have enough to do and they will have enough to

do. But if they begin it and our minorities are ill-treated Pakistan cannot remain a passive spectator. If Britain in Gladstone's time could intervene in Arminia in the name of protection of minorities why it shall not be right for us to do so in case of our minorities in Hindustan if they are oppressed."

تو جناب والا ! یہ ہے اس مسئلہ کی اہمیت۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ شہداء تک کی میت تک یہاں نہیں بھیجی جا رہی ہے۔ آپ اس سے واقف ہیں کہ Geneva Convention کے تحت جو شہری ایک ملک کے دوسرے ملک میں مارے جاتے ہیں، ان کی dead bodies کو فراہم کرنا ضروری ہے لیکن ہندوستان نے یہاں دونوں چیزوں کو violate کیا ہے۔ اب اس کے مقابلے میں حکومت پاکستان کا رویہ دیکھیئے۔ عوام چلا رہے ہیں، احتجاج ہو رہا ہے۔ ایک شخص احتجاج کے دوران اپنی جان دے دیتا ہے، انڈیا کی طرف سے کوئی response نہیں ہے اور ہمارا بھی عالم یہ ہے اور یہ بڑی ستم ظریفی ہے کہ ایک ریاست، اور اس کے نمائندے ایمنسٹی انٹرنیشنل سے اپیل کرتے ہیں، ایمنسٹی انٹرنیشنل کیا ہے۔ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے، human rights protection کے لیے اور اس کی بہت لمبی رپورٹ پاکستان کے خلاف موجود ہیں، ہندوستان کے بارے میں بھی موجود ہیں یعنی ریاست بجائے اس کے کہ ایک باوقار انداز میں احتجاج کرے، ہندوستان کو threat کرے، یو این او کو move کرے۔ دوسری قوموں کو move کریں propaganda اس کے خلاف چلائیں لیکن ہمارا رویہ یہ ہے کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو درخواستیں دے رہے ہیں کہ ہمیں ان کی میتیں واپس دلائیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کی اہمیت، قومی وقار کا خیال رکھا جائے۔ ملک کے شہریوں کی جان کا تحفظ، ملک و دنیا میں، کہیں بھی ہوں، ہماری ذمہ داری ہے۔

جناب والا ! ہماری Embassies کو بھی کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے وہ بروقت یہ بھی معلوم نہ کر سکے کہ یہ افراد کہاں ہیں، اس کے اندر کئی مہینے لگ گئے تو اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا اہم واقعہ ہے، ایک recent واقعہ ہے اس کا تعلق فارن پالیسی سے ہے اس کا تعلق فیڈرل گورنمنٹ سے ہے یہ اس بنا پر اس لائق ہے کہ اس کو منظور کیا جائے تا کہ اس پر کھل کر کے بحث ہو سکے۔

جناب چیئرمین: تو اس سے زیادہ کھل کر اور کیا بحث ہو سکتی ہے جتنی آپ نے کر لی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی راجہ افضل صاحب۔

راجہ محمد افضل خان: جناب چیئرمین! شکریہ، مجھ سے پہلے پروفیسر صاحب نے بڑی سیر حاصل بحث کی ہے۔ گزارش یہ کرنا ہے کہ یہ واقعہ بڑی اہمیت کا حامل واقعہ ہے جب یہ ملک معرض وجود میں آیا تو ہماری سوچ یہ تھی کہ ہم نے مشرقی پاکستان کا دفاع جو ہے وہ بھی مغربی پاکستان کی قوت سے کرنا ہے۔ ہندوستان میں بسنے والے مسلمانوں کا دفاع بھی ہم نے یہاں سے کرنا ہے۔ لیکن آج جناب! حالات یہ ہو گئے ہیں کہ اسی ریاست کے رہنے والے دو باشندے جو اپنے پاسپورٹ لے کر گئے تھے اور قانونی طور پر ویزے لے کر گئے تھے ان کو ہندوستان کی Agencies نے پکڑا، تشدد کیا اور ان کی جانیں ضائع کیں اور اس کے بعد جب ہم تحریک دے چکے تو چھ دنوں کے بعد ایک اور خبر آئی کہ تین اور جو پاکستانی ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا ہے اور ان کی بھی جانیں ضائع ہو گئی ہیں جناب والا! بیشک یہ ایک اہم مسئلہ ہے اس کو ہمیں International Forum پر بھی اٹھانا چاہیئے تھا اور کل یا پرسوں صدیق خان صاحب جو ہمارے وزیر مملکت برائے امور خارجہ ہیں، ایک سٹیٹمنٹ پڑھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری حکومت کچھ نے کچھ کر رہی ہے تو میں یہ التجا کروں گا کہ یہ ایک اہم نوعیت کا مسئلہ ہے اس لئے اس ہاؤس کی باقی کارروائی کو روک دیا جائے اور اس پر عام بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین: سید فصیح اقبال صاحب۔

سید فصیح اقبال: جناب چیئرمین! جیسے ہمارے محترم پروفیسر صاحب، سید اقبال حیدر صاحب اور راجہ افضل صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ بہت اہم قومی مسئلہ ہے لیکن اس سے زیادہ اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا رویہ ایک خود مختار ملک ہوتے ہوئے بھی نہایت معذرت خواہانہ رہا ہے۔ ہمیشہ دوستی کے لئے دنیا میں کچھ norms ہوتے ہیں۔ پاکستان

بالکل ایک امن پسند ملک ہے، پاکستان اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ دوسرے ملکوں کے ساتھ بالخصوص ہمسایہ ممالک کے ساتھ خصوصی تعلقات رکھے لیکن اس بات کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی ہے کسی دوسرے ملک کو کہ وہ ان کو humiliate کرے۔ وہ ملک آپ کو اپنی برتری بھی جتائے اور وہ ملک کئی طریقوں سے دنیا کے مختلف فورموں میں بے عزت کرے اور آپ کی اس کے ساتھ دوستی کے نام پر talks بھی جاری ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسا واقعہ تھا جس کے بعد کسی بھی لیول کی talks نہیں ہونی چاہیں تھیں۔ کم از کم آپ کو یہ دکھانا چاہیئے تھا کہ پاکستان اس چیز کو serious لیتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ ہمارے ہاں جتنی جماعتیں تھیں irrespective of کسی بھی پولٹیکل کلاز الائنس کے، سب نے اس پر احتجاج کیا۔ پورے قومی پریس نے in detail observation دی انڈین اخباروں سے لے کر۔ فارن آفس کی طرف سے صرف اتنی چھوٹی سی خبر آئی تھی کہ ہمارا پاکستانی ہائی کمیشن سے رابطہ ہے۔ یہ کوئی خبر ہے۔ کس قسم کا رابطہ ہے۔ رابطہ تو تمام انٹرنیشنل ایجنسی کا ہے۔ ہونا یہ چاہیئے کہ اس پر آپ کے ہائی کمیشنر کو احتجاج کرنا چاہیئے تھا۔ بعد میں تو آپ نے یہ کیا۔ لیکن اگر یہ پندرہ دن پہلے یہ احتجاج کرتے تو شاید یہ نوبت نہ آتی۔

اب جتنی بھی ایسی تنظیمیں ہندوستان میں ہیں اس پر انہوں نے ہندوستان کی حکومت سے احتجاج کیا ہے۔ یہ جو وہاں گئے تھے یہ law abiding citizens تھے، وہ پاسپورٹ لے کر گئے تھے، پاسپورٹ خود انٹرنیشنل گارنٹی ہے۔ کسی بھی ملک کا پاسپورٹ ہو، جب کسی ملک کے شہری ہمارے ملک میں آتے ہیں تو ہم ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب کبھی بیرونی ملک کا کوئی شہری گم ہوا ہے، تو ہماری حکومت نے تمام کام چھوڑ کر اس آدمی کا پتہ چلایا ہے۔ بلکہ ایسے بھی ہوا ہے کہ لوگ خود بغیر کسی وزارت کے احکام کے، بعض علاقوں میں ان کی تلاش میں گھومے پھرے ہیں۔ ناردرن ایریا میں ایسا ہوا ہے، چترال میں ہوا۔ سوات میں ہوا۔ لیکن ہماری حکومت نے اپنے شہریوں کے بارے میں کچھ نہیں کیا۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ انڈیا جو جمہوریت کا چیمپئن بنتا ہے، اس

کا علمبردار بنتا ہے۔

جناب والا ! اس وقت دنیا میں ایسے مسائل اٹھانے کے لئے بہت فورم ہیں۔ یو این او ہے او آئی سی، نان الائنس کا فورم ہے، پاکستان ان کا رکن ہے۔ لیکن پاکستان نے یہ مسئلہ وہاں نہیں اٹھایا ہے، اس کو serious نہیں لیا۔ ہم تو ہمیشہ مصلحتوں کا شکار رہے ہیں۔

امریکہ کا مسئلہ ہو ہم اسے وائسرائے بنانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے دیکھا ابھی جو کچھ کشمیر میں ہوا ہے انسانی حقوق کے سلسلے میں، تمام دنیا سے آوازیں اٹھ رہی ہیں اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں ہے British Parliamentarian delegation نے بلکہ ان کے 32 پارلیمنٹیرین نے ایک قرارداد پاس کی ہے یہ واقعہ ایسا تھا اس کو حکومت، تمام ذرائع ابلاغ کے اداروں کو کہتی جو حکومت کے پاس ہیں حکومت سامنے کیوں نہیں آتی۔

یہاں انصار برنی صاحب نے ہڑتال کی، انکے ساتھ ہمارے بہت سے شہریوں نے ہڑتالیں کیں ایک نے اپنی جان دیدی۔ یہ ایک عام سی بات ہے کہ لوگ بھوک ہڑتالیوں پہ دباؤ ڈال کر بھوک ہڑتال ختم کرا دیتے ہیں لیکن جب یہ مسئلہ تین چار دنوں بعد اخباروں میں آیا یعنی حکومت کا کام اخبارات نے سنبھال لیا ہے کیونکہ اخبارات اگر اسکی تشہیر نہ کرتے تو یہ مسئلہ نہ آتا۔ اب یہ دو تین دن سے Electronic Media میں آیا ہے ابھی یہ اطلاع آئی ہے کہ ان میتیوں کو کوئی chemical لگایا ہے کیونکہ انڈین گورنمنٹ نے جب دیکھا کہ اتنا دنیا کا دباؤ ہے تو لاشیں واپس کرنی پڑیں گی انہوں نے ایک ایسا chemical لگا دیا ہے اور لاشیں اب پھول گئی ہیں تا کہ disection نہ ہو سکے۔

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انہوں نے اذیت دے کر مارا ہے انہوں نے دنیا کے کسی مہذب قانون کی پرواہ نہیں کی ہے انہوں نے آپ کی بھی پرواہ نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پاکستان کو اپنا رویہ تبدیل کرنا چاہیئے۔ اس وقت معذرت خواہانہ رویہ چھوڑیں اور دوستی کی آڑ میں قومی وقار کو مجروح نہ کریں۔ قوم میں کوئی اختلاف نہیں ایک بات پر بھی اکٹھی ہو سکتی ہے۔ کاغذوں میں خوف نہ دکھائیں بلکہ وہ قوم کو بتائیں جو ہوا

ہے۔ لہذا حکومت کو بڑا سخت قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور اسکی مذمت کرنا چاہیئے۔۔۔

جناب چیئرمین: اب منسٹر کو سننے دیں جی کانجو صاحب۔

Mr. Muhammad Siddique Khan Kanju: Thank you Mr. Chairman. Sir, first of all I want to say that the Government of Pakistan fully shares the anguish and concern which has been expressed by the honourable Senators on the old blooded murders; I would really call it cold blooded Sir, murder of two Pakistani nationals M/S Intikhab Ahmed Zia and Habibullah at the hands of Indian intellligence and this was on the 15th of October, 1992 while these two gentlemen were honoured valid visit visa towards India. The Government is also deeply conscious of the suffering of the ill fated families of the deceased. Sir, on their score the Prime Minister of Pakistan has announced grant of fifty thousand rupees and ten marla plots to be given to the bereaved families of Mr. Zia and Mr. Habibullah.

Now Sir, I will come over to what the actually happenings were and what the government of Pakistan has been doing all along. Sir, we have been making persistent efforts for the repatriation of the dead bodies to Pakistan for proper burial by their relatives in accordance with religious rites. The Indian High commissioner and Deputy High Commissioner in Islamabad were separately; immediately in fact Sir, after this news item appeared in one of the Press in India and after the Indian High commissioner got in tough with us, he also got in tough with the Ministry of External Affairs in Delhi, the High Commissioner and Deputy High commissioner separately were summoned here at our Foreign Office on four occasions Sir, to be told of our demand. Our High commission in New Delhi has also been in regular contact with Indian authorities to this end. Unfortunately, Mr. Chairman, in total disregard to our repeated demands, the Indian government buried both the dead bodies in an effort to cover up its heinou crime and avoid exposure of the baseless concoctions regarding the so called police encounter.

Mr. Chairman, we have asked the Indian Government to exhume the bodies for their repatriation to Pakistan. Our High Commissioner in India has raised this issue with the Indian Minister of State for External Affairs Mr. Bajia. The Foreign Secretary of Pakistan has spoken to his Indian counterpart on telephone reiterating the demand for the exhumation and return of dead bodies which has the potential to adversely affect the bilateral relations. Regrettably, the Indian Government Sir, has so far remained stuborn and non-cooperative.

It is extremely saddening that in the recent weeks reportedly three more Pakistani nationals, as my learned friend Senator Raja Afzal just said, have been killed by Indian security forces in two separate incidents in Bombay and Kutch area. In the first incident which took place on the night of 31 October and 1st November, 1992 Mr. Ali Muhammad Hussain, was killed by the Bombay police in Andheri area.

On 5th of November, 1992, the Indian Border Security Forces killed two other Pakistanis in Kutch area in an alleged encounter on the border. The Consul General of Pakistan in Bombay and our High Commissioner in New Delhi have approached the Indian Government for the provision of full identifying particulars/documents about the deceased to establish their national status. We have also made a demand to the Indian High Commission in Islamabad for expeditious provision of identifying documents of dead Pakistanis. These incidents demonstrate the scant regard for human life and due process of law by the Indian security forces.

The treatment being meted out to the bonafide Pakistani visitors to India by Indian police and security forces militates against the basic morms of international law, decency and civilized conduct. In these circumstances, the Government of Pakistn is genuinely worried about the well-being of about 120 Pakistani nationals known to be detained in various Indian jails on petty charges. Pakistan High Commission in New Delhi has approached the Indian Government for providing immediate consular access to the High Commission officials for ascertaining the welfare of these Pakistanis in Indian prisons. We shall persevere in efforts to ensure that the Indian Government positively responds to this request.

The Government of Pakistan Sir, as one could feel by the suggestion and by the feelings of the honourable Senators we Sir, seriously intends to raise the issue of the gruesome murder of Pakistani nationals in India at the United Nations, international human rights organizations, other multilateral fora and foreign governments to exert pressure on India for immediate exhumation and repatriation of dead bodies of Pakistani nationals and ensuring the safety and welfare of Pakistani visitors to India in future. Our Missions abroad have been issued appropriat instructions to take up this issue with the local governments and human rights organizations in the host countries.

Sir, this I think can not be called the belated sort of an act because as you would agree here and I feel my honourable Senators would agree here. Initially we are here to take it up with the India, we are here to take it up on a bilateral level. It is only after their

adamantness that we proposed doing whatever I have just submitted Sir.

The Government of Pakistan also expects that in keeping with the norms of international law, the Government of India would ensure the safety and security of a large number of Pakistnis which is about 30-40 thousand at any given time who visit their relatives in India on valid travel documents after obtaining appropriate visas from the Indian Missions in Pakistan.

Mr. Chairman, I also want to place on record, our appreciation of the efforts made by Mr. Ansar Burney a very distinguished individual. I must say to draw attention of the international community to the violations of basic human rights by the Indian authorities first through the killing of our nationals and then by refusing persistently to return their dead bodies.

I wish to assure this august House, as I have done in the National Assembly of Pakistan and that was on the 21st of October, 1992 that the Government f Pakistan will spare no effort in ensuring the safety and well being of our nationals visiting India or other foreign countries and those serving imprisonment on various charges in foreign jails. Pakistani Missions abroad have already been instructed to regularly visit Pakistani detainees in local jails and keep the Ministry of Foreign Affairs fully informed about the welfare of the prisoners.

iii) **Re : killing of Pakistanis by Indian Police**

The Indian Government's negative stance on the repatriation of dead bodies and failure to positively respond to our proposal for immediate consular access to our nationals in Indian jails have caused widespread anger and resentment throughout the country at which the Government of Pakistna is fully conscious, Sir.

I assure the honourable members of this august House through you, Mr. Chairman, that all efforts would be undertaken for the repatriation of the bodies and providing consular's protection for the citizens detained in India.

Sir, in the light of what I have submitted before you through you to the honourable members of this august House, I leave it to their wisdom and to your wisdom because we feel, the Government feels that this is a very very important and I leave it to your wisdom. We are taking efforts towards the same direction as being directed and suggested by the honourable members of this august House. If there is any more suggestion to this cause, Sir, we will be more than happy for any guidance as such, but I think we are already at it. I thank you, Mr. Chairman, Sir.

Mr. Chairman: So, in the light of the assurance of the hoourable Minister would you (Prof. sahib) like to press it ?

Prof. Khurshid Ahmed: No, Sir.

Mr. Chairman: Not pressed, in the light of the assurance of the honourable Minister. So, the time for Adjournment Motions is also over. We move to the next Item, which is Item No.3, Ch. Amir Hussain.

Ch. Amir Hussain: Mr. Chairman, Sir, I beg to lay before the Senate the Indus River system Authority Ordinance, 1992 (XIV of 1992), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: The Ordinance stands laid.

Syed Iqbal Haider Sahib, please.

Syed Iqbal Haider: Sir, I request the honourable Leader of the House that this Bill may be discussed in during the next week.

Mr. Chairman: Which Bill ?

ابھی تو صرف اس کو lay کیا ہے انڈر آرٹیکل نمبر ۸۹۔

چوہدری امیر حسین : جناب میں گزارش کرتا ہوں۔ یہ آئیٹم نمبر ۴ کی بات کر رہے ہیں۔ وہ ابھی آتی ہے تو پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ جناب تین اور چار مختلف ہیں۔ جناب یہ آئیٹم نمبر چار، Indus River Authority والا بل جو نیشنل اسمبلی سے transmit ہو کے آیا ہے۔ یہ last session میں move ہو گیا تھا۔ آج اس پہ further consideration ہونی تھی۔ تو ہمارے کچھ سینٹر حضرات جنہوں نے Amendments move کی ہیں وہ آج یہاں حاضر نہیں ہوئے۔ تو اقبال حیدر صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اس کو آج take up نہ کیا جائے۔ میں نے ان سے، یحییٰ بختیار صاحب سے اور باقی دوستوں سے بھی یہ بات کی ہے تو وہ اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کو آج نہ لیا جائے۔ بلکہ اس کی بجائے، میں گزارش کرتا ہوں کہ جو آئیٹم چھ ہے اور اگر یہ ہو جاتی ہے تو اس کے بعد پھر گیارہ والی آئے گی۔ consensus یہ ہے کہ پہلے چھ کو لیا جائے۔ اس کے بعد اگر ٹائم

بچتا ہے تو پھر اس کو لیا جائے۔

Syed Iqbal Haider: Thank you.

Mr. Chairman: So, this is deferred as requested by both the Opposition and the Government. We will take up Item No. 6, Ch. Amir Hussain, please read it out.

The Senate (Election) Amendment) Bill, 1992.

Ch. Amir Hussain: Sir, I beg to move :—

"That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975. The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1992, as passed by the National Assembly, be taken into consideration ".

Mr. Chairman: It has been moved by the Minister for Parliamentary Affairs.

"That the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975. The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1992, as passed by the National Assembly, be taken into consideration ".

Ch. Amir Hussain: اس میں گزارش صرف اتنی ہے کہ سیکشن 13، اس کا sub-section 5 سے ہے جو پہلے اس میں صرف یہ تھا کہ

"Where the nomination of a candidate has been rejected under this section by a Returning Officer an appeal shall lie within two days of the scrutiny day to the Commissioner and any order passed by the Commissioner on such appeal shall be final"

اس میں جناب ہم یہ ترمیم کر رہے ہیں پہلے اس میں specifically provided نہیں

"that the opportunity of being heard will be given to the party likely to be affected"

تو اس میں ہم یہ ترمیم کر رہے ہیں

"After affording to the party likely to be affected thereby an opportunity of being heard shall be given". And it is, Sir, most beneficial amendment.

Mr. Chairman: Right.

Syed Iqbal Haider: Sir, on this, there is no objection, in principle. But the issue is this that in the interpretation of law sir, this amendment is unnecessary and irrelevant only to the effect that it is the basic principle of natural justice that no person shall be dealt with to his detriment without affording him an opportunity of being heard. That is implied in every statute. It is not necessary if they still like to..... There are a large number of reported cases of the Supreme Court that in every statute these words are read and even though they do not specify for an opportunity, Sir, when any appeal is filed before any authority, it is obvious that the notices go to the other side and the other side has an opportunity of being heard and in any case if it is read in every statute that no order will be paassed against any person to his detriment which is being heard, still they want to pass it we have no objection.

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد: ہم نے اس کو پڑھا ہے۔ غالباً یہ چیز ہر پہلو سے ہے۔ اسلامی نقطہ نظر سے بھی اور عام طرح سے بھی بالکل ایک یہی چیز ہے۔ لیکن اگر حکومت سمجھتی ہے کہ specifically آنا ضروری ہے تو اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

Mr. Chairman: So, I will put this motion to the House. It has been moved by Ch. Amir Hussain, the Minister for Parliamentary Affairs that the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975. The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1992 as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The motion is passed.

(Pause)

Mr. Chairman: Now we take it up clause by clause. The question is that clause 2 form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 2 forms part of the Bill. The question is clause 1, the Short Title and Commencement and the Preamble form part of the Bill.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: Clause 1 which is Short Title, Commencement and Preamble form part of the Bill. Next item No. 7.

The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1992 passed.

Ch. Amir Hussain: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975. [The Senate (election) (Amendment) Bill, 1992], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved :

"that the Bill further to amend the Senate (Election) Act, 1975, [The Senate (Election) (Amendment) Bill, 1992], be passed".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: And the Bill is passed. Next we move to item No. 10. Ch. Amir Hussain Sahib.

The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1992.

Ch. Amir Hussain Sahib: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898. [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been mvoed by Ch. Amir Hussain that the Bill further to amend the code of Criminal Procedure, 1898. [The Code of Criminal Procedure (Amendement) Bill, 1992], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

اس میں فرمائیں گے آپ۔

چوہدری امیر حسین : جناب ! اس میں دو ترامیم ہم نے کی ہیں۔ ایک تو ہے جناب سیکشن ۱۷۳ جس کے تحت پولیس پر یہ پابندی ہے کہ چودہ دن کے اندر Investigation مکمل کر کے چالان عدالت میں پیش کرے complete۔ اس میں جناب دقت یہ پیش آتی تھی کہ عام طور پر ۱۴ دن کے اندر چالان مکمل نہیں ہوتا تھا اور اگر interim challan بھی پیش کر دیا جاتا تھا تو پھر court اس وقت تک proceed نہیں

کرتی تھی جب تک مکمل چالان نہیں آتا تھا۔ بعض اوقات کوئی ایک Document، مثلاً chemical examiner کی report یا کوئی ایک چیز رہ جاتی تھی۔ تو جناب اس ۱۷۳ میں proviso آخر میں رکھا گیا اور صرف اس حد تک ترمیم کی گئی کہ اگر عدالت keeping in view the material on the record جو اس کے سامنے فائل ہے۔ اسے دیکھنے کے بعد عدالت اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ اس میں trial شروع کیا جا سکتا ہے تو پھر عدالت اس پر trial شروع کر دے گی۔ یہ proviso رکھا ہے ۱۷۳ میں۔

دوسری جناب ہم نے یہ ترمیم کی ہے کہ ۲۵۰ سیکشن کے بعد ۲۵۰ (اے)، جناب ۲۵۰ (اے) ایک نیا سیکشن add کیا گیا۔ جناب! اس کی یہ وجہ ہے کہ بہت سے cases petty ہیں۔ اور اس وقت جو ہم کر رہے ہیں وہ تقریباً 93 laws یعنی اس میں ہم نے یہ شرط رکھی ہے کہ صرف وہ offences جن کی سزا صرف fine ہو اس میں عدالت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اس person کو جس کے خلاف الزام ہو اسے ایک نوٹس جاری کرے گی اور اس نوٹس پر یہ لکھے گی کہ آپ کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ اگر آپ کیس contest کرنا چاہتے ہیں تو personally یا through counsel آ کر appear ہوں۔ اور اگر آپ contest نہیں کرنا چاہتے تو through post/messenger یا through advocate وہ fine جو اسی summon میں لکھا ہو گا۔ وہ ڈاکخانہ میں جمع کرا دیں یا عدالت کے پاس آ کر جمع کرا دیں۔ اور اس میں ہم نے یہ رکھا کہ کم سے کم جو فائن ہو گا وہ 1/4th of the fine specified for the offence ہو گا اور maximum 50% ہو گا۔ جناب یہ ضرورت اس لیے پیش آئی کہ بعض اوقات سو دو سو یا پانچ سو روپیہ جرمانہ ہوتا ہے اور سال چھ مہینے کیس چلتا رہتا ہے۔

جناب والا! یہ ایک beneficial ترمیم ہے جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے 93 laws ہیں جو ہم نے اس میں annex کیے ہیں یعنی maximum specifically اس میں نہیں لکھا گیا لیکن ہم نے اس میں جو laws رکھے ہیں اس میں maximum fine ایک ہزار تک کے جرائم میں ہے وہ ہم نے پہلے مرحلے میں یہاں رکھے

ہیں۔ تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ ایک litigation ہے۔ خوامخواہ عدالت کا بھی وقت ضائع ہوتا ہے پبلک کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے۔ inconvenience بھی ہوتی ہے اس لیے یہ دو ترامیم ہیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ یہ بہت ہی فائدہ مند ترمیمات ہیں اور ایک پیشرفت ہے جلدی فیصلے کے لیے۔ اس لیے اسے پاس کیا جائے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! وزیر پارلیمانی امور نے جو باتیں کہی ہیں اصولاً اس سے میں اتفاق رکھتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بل اس حیثیت سے مفید ہے کہ اس میں ایک طرف تو پولیس کی رپورٹس نہ آنے کی وجہ سے جو بہت وقت ضائع ہوتا تھا عدالت کا وہ کم ہو سکے گا۔ اور دوسری چیز جو دنیا کے بیشتر ممالک میں میں نے خود پائی کہ ایسے چھوٹے چھوٹے offences جن پر اگر ایک آدمی فائن ادا کر دے تو اسے عدالت میں جانے کی ضرورت نہیں ہے اس کی یہاں گنجائش پائی جاتی تھی۔ یہ دونوں میری نگاہ میں قابل قدر ہیں اور ہم لازماً ان سے تعاون کریں گے۔

دوسری طرف معاملہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں قانون کی drafting، زبان، ان سارے معالات میں ضروری احتیاط نہیں برتی جاتی۔ اور پھر ہم سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ جیسا برا بھلا ہے اسے پاس کر دو اس لیے کہ اگر نہیں کیا تو joint session میں جائے گا۔ یہ تلوار ہمیشہ لٹکتی رہتی ہے۔ اس پہلو سے میں تین چار چیزوں کی طرف آپ کو متوجہ کروں گا۔ پہلی چیز زبان آپ دیکھیں۔ جو corrected form میں ہمارے سامنے آیا ہے یعنی پہلے صفحے پر چار corrections ہیں۔ جو ہاتھ سے کی گئی ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ اسے نیشنل اسمبلی نے جس طرح پاس کیا ہے یہ corrections انہی کے مطابق ہیں جس طرح یہ پاس ہوا ہے اگر ایسا ہے تب بھی آپ پڑھیئے کہ whereas it is expedient further to amend to the Code of Criminal Procedure.

جناب چیئرمین: اسے بھی میرے میں correct کر دیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: میرے میں corrected نہیں ہے۔ تو اگر انگریزی زبان کا

لحاظ رکھنا ہے تو یہاں پر "to" کی ضرورت نہیں ہے یہ بھی اس میں سے نکلنا چاہیئے۔ یہ قانون سازی ہے۔ اس میں احتیاط برتنی چاہیئے اس میں تو ایک comma بھی اہم ہے۔ "to" کا ہونا بہت بڑی بات ہے۔

دوسری بات میں یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ نے جو حل تجویز کیا ہے۔ سیکشن ۱۵۴ کے سلسلے میں وہ جزوی حل ہے۔ یعنی یہ بات کہ اگر آپ کے پاس رپورٹ 14 دن میں نہیں آئی ہے اور interim report بھی آگئی ہے تو ٹھیک ہے آپ اس پر اقدام کر لیں۔ ہونا دراصل یہ چاہیئے کہ اس کے علاوہ لازماً قانون میں کوئی نہ کوئی provision ہونی چاہیئے کہ اگر ایس ایچ او، پولیس رپورٹ نہیں دیتی ہے تو ان کا رپورٹ نہ دینا ان کے لیے punishable ہو۔ اس کے بغیر آپ حقیقت یہ ہے کہ پولیس کو کبھی بھی پابند نہیں کر سکیں گے اس وقت معاملہ یہ ہے کہ آپ نے چیزیں provide کر دی ہیں۔ لیکن آپ چودہ دن کے بعد کہتے ہیں وہ چودہ مہینے رپورٹ نہیں دیتے۔ اور یہ جو آپ نے assume کیا ہے کہ تین دن میں آپ کو لازماً رپورٹ مل جائے گی۔ interim report کیا ضمانت ہے کہ مل جائے گی۔ اور آگے مجسٹریٹ کے لیے آپ نے پابند کیا ہے کہ اگر یہ interim report نہیں آتی ہے تو وہ proceed نہیں کر سکے گا۔

تو اس لیے میری نگاہ میں اس کا دوسرا پہلو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اگر پولیس کسی genuine cause کے بغیر جو written ہو justifiable ہو رپورٹ نہیں دیتی ہے تو یہ ان کے لیے punishable ہونا چاہیئے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ آپ نے objectives میں petty offences لکھ دیا ہے۔ Petty offences punishable only with fine لیکن ضروری تھا کہ اس میں متعین کیا جائے کہ کون سی، petty offence کو define نہیں کیا ہے کہیں پر۔ اور یہ بات کہ fine کی limit کون سی ہے۔ آپ نے مجھے بتایا ہے زبانی کہ ایک ہزار روپے تک کی۔ دراصل اس بات کو قانون میں آنا چاہیئے۔ قانون کو self contained ہونا چاہیئے۔ قانون کو ان چیزوں کو assume نہیں کرنا چاہیئے تو اس بناء پر میں سمجھتا ہوں کہ ڈرافٹنگ کے اعتبار سے legal concepts کے اعتبار سے اور جو مقصد

ہم حاصل کرنا چاہ رہے ہیں اسے جس طرح قانون کی زبان میں ادا ہونا چاہیئے اس میں defects ہیں اور ہماری وزارت قانون کو اپنا کام زیادہ ذمہ داری سے کرنا چاہیئے۔

قومی اسمبلی کا بھی فرض ہے کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ کر بھیجے۔ اس لیے کہ ہمارے لیے مشکل پیش آتی ہے۔ فی الحقیقت آپ کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں ہم نہیں چاہتے کہ تاخیر ہو۔ لیکن ہمیں یہ بھی دکھ ہوتا ہے کہ ہمارے ہاتھ سے آپ چیز پاس کرواتے ہیں اور وہ معیاری ہی نہیں ہوتی بلکہ اس میں linguistic یا conceptual defects رہ جاتے ہیں۔ یہ چیز بار بار ہم کہہ رہے ہیں۔ اس کا آپ خیال رکھیئے۔ ہمیں ان مقاصد سے اتفاق ہے جن کے لیے آپ قانون لائے ہیں۔ جو آپ نے اس میں تجاویز دی ہیں وہ بھی اچھی ہیں۔ میں نے خود دنیا بھر میں یہ دیکھا ہے کہ اگر آپ کی گاڑی کہیں غلط جگہ پارک ہو گئی ہے تو ضروری نہیں ہے کہ آپ مجسٹریٹ کے پاس جائیں۔ وہ بھیج دیتے ہیں کہ اس کا بارہ پاؤنڈ اس کا وہ ہے اور اگر آپ چند پاؤنڈ فلاں تاریخ تک بھیج دیں تو پھر آپ کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تو یہ سہولت رہے گی اس میں۔ اور میں یہاں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں جو آپ نے یہ دیا ہے۔ یہ جو ہے کہ sub-section (1) does not apply to an offence punishable under Motor Vehicels Ordinance 1965. تو کیا اس میں پارکنگ بھی آتا ہے یا نہیں میں نے اسے چیک نہیں کیا اس لیے آپ سے پوچھ رہا ہوں۔ میری نگاہ میں تو parking offences بھی ایسے ہی ہیں کہ ان میں فائن اگر آپ دے دیں تو وہ ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس کے لیے court میں جانے کی ضرروت نہیں ہے۔ تو اس exception کی ضرورت نہیں ہے۔ تو یہ چار points ایسے ہیں جو میری نگاہ میں قانون میں خامیاں ہیں۔ اور اگر ان کی طرف آپ توجہ کر لیتے تو یہ قانون اور بہتر ہو جاتا۔ البتہ اس کے مقاصد سے ہمیں اتفاق ہے۔

جناب چیئرمین: جی پہلے حافظ صاحب کو سن لیں پھر۔

حافظ حسین احمد: جناب میں سمجھ رہا ہوں کہ قانون سازی ہو رہی ہے اور اس پر ہم اتنے سنجیدہ ہیں کہ اگر آپ افراد گنیں تو ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرحال اب انہوں نے کہہ دیا ہے۔

چوہدری امیر حسین: جناب انہوں نے objection نہیں کیا۔ observation دی ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی حافظ صاحب مان لیں observation ؟ حافظ صاحب آپ کچھ کہنا بھی چاہیں گے بل پر؟

حافظ حسین احمد: نہیں جی، میں یہی سمجھتا ہوں کہ ہم قانون سازی میں انتہائی سنجیدہ نہیں ہیں اصل میں یہاں جتنے بھی بل آتے ہیں وہ ہم سر سے گزارتے ہیں کیوں کہ قومی اسمبلی سے ہمارے پاس آئے ہیں اور نہ اس پر بحث ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ اگر واقعی آپ اس پر اتنے سنجیدہ ہیں تو کم از کم اپنے ارکان کو پابند کریں کہ وہ قانون سازی کے وقت موجود رہیں اور یقیناً پورے ملک کے لیے آپ قانون بنا رہے ہیں اور پورے ایوان میں کورم نہیں ہے آپ گنیں ۸، ۱۰ آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: حافظ آپ کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد: جی میں نے بالکل کورم پوائنٹ آؤٹ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: گنیں، میرے خیال میں کم ہیں۔

(کورم کے لئے گھنٹی بجائی گئی)

Mr. Chairman: According to the Mays Parliamentary Practice, Chairman is the member of the House. It is written there, quorum means, 40 including the Speaker, so I hold the House in quorum please proceed.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman may I say few pertinent objections against the Bill to amend the criminal procedure, particularly, the clause 2 of this Bill which seeks to amend section 173 of criminal procedure code 1980-98. Sir, apparently the amendment looks very reasonable that a magistrate can proceed with conducting the trial on submission of the interim challan. My apprehension is and this apprehension, Sir, is being supported by the practice taking place in the ordinary criminal courts.

(Interruptions)

Sir, my apprehension is that this proviso which has been added under section 173, is bound to be abused by the prosecution becuase what we have noted in practice that after submission of the interim challan if an indefinate delay takes place in submission of the final challan then prosecution takes advantage of the fact that if no witness or evidence is available against an accused; sufficient to procure his confiction so at the close of the trial when the accuse is about to be acquitted after undergoing imprisonment for several months, if no years, then they come out that look we have just disovered, this new witness and we may be allowed to present the final challan after two years or one year or one and a half year as the case may be or after 10 years. There is no compulsion on the Police Office Incharge to submit the Challan, final challan within a specified time and if the law does not prescribe file, prescribe the maximum time the Police Offficer can take in the submission of the final challan then it has happened and it can very well happen that after two years of the trial, the Police Officer will wake up, to further prolong the trial that Sir, I want to submit the final challan now, the trial should take place again on the basis of the final challan. So this will be an abuse of the due process of law and that has to be prevented and checked and for that reason only Sir I have made the amendment. I have submitted an amendment request providing that in any way when the final challan or report shall have to be presented by the Officer Incharge within a period of two months or before the closing of the Prosecution side in the trial so that an accuse facing at trieal does not undergo a retrial on the pretext of filing of a final challan this is the lacuna in this law and this has been abuse Sir in many courts before. This is my only objection against clause 2 and as clause 3 is concerned I do not have any objection.

Mr. Chairman: Yes any other comments? So I move the motion. Ch. Amir Hussain the Minister for Parliamentary Affairs has moved :

"that the bill further to amend the Criminal Procedure Code, 1898, [The Criminal Procedure (Amendment) Bill 1992], as passed by the National Assembly be taaken into consideration."

(Motion was adopted)

Mr. Chairman: Now we may take up your amendment.

Syed Iqbal Haider: So kind of you Sir.

Mr. Chairman: So we move your amendment. Will you explain briefly?

Syed Iqbal Haider: Sir I move:

"that my amendment that in clause 2 in sub clause 2 after the 1st proviso, a new proviso may be added namely :

Provided further the interim report or challan so submitted by the Police Officer Incharge before the court, shall be deemed to be final report or challan if the Police Officer Incharge shall fail or refuse to submit in the court, final report or challan within two months of the submission of the interim report/challan or before closing evidence of the prosecution whichever occures earlier.

Mr. Chairman: You have talked over it.

Syed Iqbal Haider: Only one thing, it is important for them also. This is, please, I mean, if this is being opposed merely because the bill has been passed by the National Assembly and any amendment now howsoever, useful it may be is being rejected or opposed only on the ground that it will entail a lengthy procedure. Sir that will not be fair, that would be harming the privilege of this house. Sir my amendment is so simple and reasonable that please do not allow prosecution or the Police Officer unlimited powers to present final challan, at any time they may deem fit and it will be very fair.

Mr. Chairman: We may talk on it later. Yes explain why you are opposing it?

چوہدری امیر حسین: میں گزارش کرتا ہوں کہ صرف اس لیے oppose نہیں کی جا رہی کہ نیشنل اسمبلی سے پاس ہوا ہے میں گزارش کرتا ہوں میرا خیال ہے تھوڑی سی کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے ہم جو ترمیم کر رہے ہیں ۱۷۳ میں ہم یہ ترمیم نہیں کر رہے کہ مکمل چالان کب آئے گا اور interim چالان کب آئے گا وہ تو پہلے ہی ۱۷۳ میں provided ہے کہ The Investigation Officer shall کا لفظ ہے اس میں صرف یہ ترمیم کی جا رہی ہے جب interim چالان آجاتا ہے تو court کو discretion دے دی فاضل ترمیم کے ذریعے جو پوائنٹ urge کر رہے ہیں اگر اس کو flout کیا جا سکتا ہے جب تک evidence close ہونے سے پہلے یا دو مہینے تک تو پھر وہ دو مہینے والا relax ہو جائے گا اس لیے already ۱۴ دن کی ایک provision موجود ہے مکمل چالان دینے کے لیے۔

In a special circumstance اگر نہیں آتا تو پھر وہ proceed کر سکتے ہیں اگر کورٹ اس نتیجے پر پہنچتی ہے تو اس amendment کی قطعاً اس لحاظ سے ضرورت نہیں ہے۔

Mr. Chairman: So the amendmnt by Syed Iqbal Haider to clause 2, he moves the amendment that, as follows and tried further that the interim report.

Provided further the interim report or challan so submitted by the Police Officer Incharge before the court, shall be deemed to be final report or challan if the Police Officer Incharge shall fail or refuse to submit in the court, final report or challan within two months of the submission of the interim report/challan or before closing evidence of the prosecution whichever occures earlier.

(The amendment was rejected).

Mr. Chairman: Now I put the clause before the House. The question is :

"that clause 2 form part of the bill ."

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: The question is :

"that clause 3 form part of the bill."

(Motion was adopted)

Mr. Chairman: The question is :

"clause 1 which is short title and commencement, the preamble form part of the bill."

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: Yes please read No. 11. The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1992, be passed.

Ch. Amir Hussain: Sir I beg to move :

"that the Bill further to move the Code of Criminal Procedure, 1898. [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1992] be passed."

Mr. Chairman: Motion moved. The question is :

"that the Bill further to move the Code of Criminal Procedure, 1898. [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1992] be passed."

(The motion was adopted).

The Employees Cost of living (Relief) (Amendment) Bill, 1992.

Ch. Amir Hussain: Sir I beg to move :

"that the Bill further to amend the Employees Cost of Living (Relief) Act, 1973 [The Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

Mr. Chairman: Motion moved. The question is :

"that the Bill further to amend the Employees Cost of Living (Relief) Act, 1973 [The Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill 1992], as passed by the National Assembly, be taken into consideration."

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: The question is :

"that clause 2 form part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Chairman: The question is :

"that clause 1 Short title and commencement and the preamble form part of the bill."

(The motion was adopted).

Mr. Chairman : Next is No. 13.

The Employee's Cost of living (Relief) (Amendment) Bill, 1992 passed.

Ch. Amir Hussain : Sir, I beg to move :

"that the Bill further to amend the Employees Cost of Living (Relief) Act, 1973 [The Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill, 1992], be passed."

Mr. Chairman: Motion moved. The question is :

"that the Bill further to amend the Employees Cost of Living (Relief) Act, 1973 [The Employees Cost of Living (Relief) (Amendment) Bill, 1992], be passed".

(The motion was adopted).

جناب چیئرمین : حافظ حسین احمد صاحب کا ۱۴ نمبر پر ہے اس کو take up کر لیتے ہیں۔

حافظ حسین احمد : کل پر رکھ لیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جیسے آپ فرماتے ہیں۔ کل پر رکھ لیتے ہیں۔ آج تو پھر مزید کام کوئی نہیں ہے۔

چوہدری امیر حسین : سر نمبر ۸ ہے اس کو move کر لیتے ہیں اگر oppose ہو گیا تو بحث کل کر لیتے ہیں۔

سید اقبال حیدر : move کر لیں بحث کل کر لیں گے۔ اس میں عبداللہ شاہ کی Amendment ہیں۔

چوہدری امیر حسین : وہ سیکنڈ ریڈنگ پر آئے گا۔

جناب چیئرمین : ان میں فرمانا یہ ہے کہ موو کر کے بحث کر لیتے ہیں فائنل نہیں کرتے۔ عبداللہ شاہ موجود نہیں ہیں۔ کل آئیں گے۔ کل move کر لیں۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Chiarman: So the House then adjourned to meet again at 10.00 of clock in the morning the 12th November 1992.

[The House then adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m., the 12th November, 1992]

PCPPI—582 (96) Senate—8-3-2000—180.